صدائے غم

صدائے غم

صدائے غم

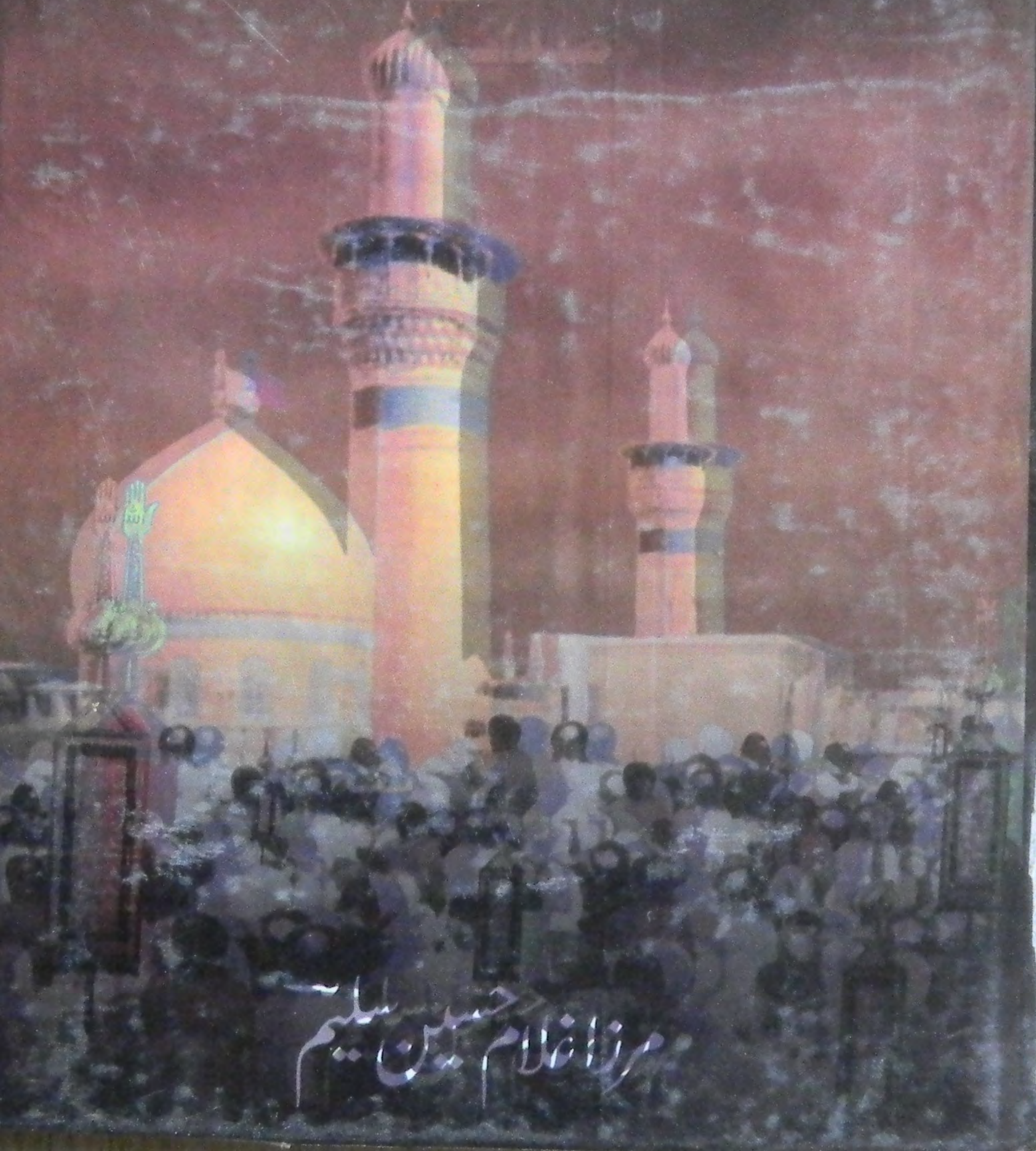

مرزا غلام حسین سلیم

خالق نے جب بنایا ہم بوترابیوں کو
کچھ خاک لی نجف سے کچھ خاک کربلا سے

maablib.org

وہ خوش نصیب ہی دلِ زہراؑ میں گھر کرے
دامن جو آنسوؤں سے غمِ شہؑ میں تر کرے

انسانیت سے کون اُسے بہرہ وَر کرے
ذکرِ غمِ حسینؑ نہ جس پر اثر کرے

maablib.org

شاعر کا سوانحی خاکہ

نام: مرزا غلام حسین تخلص سلیم

۳۰ جون ۱۹۲۹ء کو لکھنوء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم لکھنو میں پائی بعد میں والد صاحب کی خیر پور اسٹیٹ میں بطور پولٹیکل سیکریٹری تعیناتی کی وجہ سے آپ کو خیر پور منتقل ہونا پڑا۔ اور پھر میٹرک کا امتحان کراچی گورنمنٹ اسکول سے دیا اور انٹر کرنے بعد علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مستقل سکونت اختیار کی ٹیلیفون کے محکمے میں بطور انجینئیر خدمات انجام دیتے رہے۔ شاعری کا ہمیشہ سے شوق رہا لیکن شاعری صرف محمد ﷺ اور اہلؑ بیت کی شان میں کی۔ طرحی شب بیداری میں انکے سلام اور نوحے پڑھے جاتے تھے کئی انجمنوں کو نوحے لکھ کر بھی دیے۔

ریٹائرمنٹ کے دو مہینے بعد دل کا دورہ پڑا اس کے بعد دو سال علیل رہے یوں ۲۷ مارچ ۱۹۹۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

التماس سورۃ فاتحہ: مرزا غلام حسین سلیم ابن مرزا ساجد حسین مرحوم

maablib.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدائے غم

مکتب اہل البیتؑ سی ۱۲ رضویہ

سوسائٹی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	صدائے غم
کلام	شاعر اہلبیتؑ مرزا غلام حسین سلیم
طباعت اول	جنوری ۲۰۰۵ء بمطابق ذوالحجۃ ۱۴۲۵ھ
تعداد	۱۰۰۰
کمپوزنگ	محمد یاسین جواہری
ھدیۃ	
مطبع	
پتہ	مکتب اہل البیتؑ سی ۱۲ ارضویہ سوسائٹی کراچی

maablib.org

فہرست

نمبر	نوحہ / سلام	صفحہ نمبر
(1)	وہ جو ہم میں نہیں	(7)
(2)	آہ سلیم لکھنوی	(10)
(3)	یا تاجدار و سرور و سلطان کربلا	(11)
(4)	پنجتن سے مجھے عقیدت ہے	(13)
(5)	ہے شاہکار کارِ شہیدانِ کربلا	(18)
(6)	روشن ہے بزمِ اِمکان فانوسِ کربلا سے	(23)
(7)	جبین شوق کو جس کی نجف کا در نہیں ملتا	(30)
(8)	جَبیں کو جس کی درِ کربلا نہیں ملتا	(36)
(9)	جو اَہلِ حَق ہو تو اَہلِ وَفا کو یاد کرو	(43)
(10)	منزل کی ہے تلاش تو رَہبر سے پوچھئے	(48)

(11)	جَب بھی مُشکل کوئی دَر پیش ہو خیبر کی طرح	(53)
(12)	دل کو عجب سکون سا شہؑ کی عزا میں ہے	(57)
(13)	ماہِ عزا میں دیکھ کے تیور ہلال کے	(62)
(14)	فضائے مِہر و محبت کے آسماں عباس	(67)
(15)	فضائے مہر و مَحبت کے آسماں عباس	(71)
(16)	سجاکر دل کو داغ ماتمِ شبیرؑ سے پہلے	(79)
(17)	شاہؑ دنیا کو نیا درسِ وفا دیتے ہیں	(83)
(18)	شاہؑ دنیا کو نیا درسِ وفادیتے ہیں	(87)
(19)	منزل کی جستجو میں جو اہلِ وفا چلو	(95)
(20)	نادِ علیؑ کا وِرد میں کرتا چلا گیا	(99)
(21)	بنا ہے دل میں جو کعبہ وہ ڈھا نہیں سکتا	(104)
(22)	جب تک زبان پہ نامِ شہِؑ کربلا نہ ہو	(108)
(23)	علیؑ سا خضرِ راہِ حق مِلا ہم کو مقدّر سے	(112)
(24)	میرا مَولا شاہِؑ خیبر گیر ہے	(116)

(25)	قیمت میں گراں ہے جو دُرِ بینش بہا سے	(120)
(26)	آ گیا نیّر شرَف کے بُرج میں تقدیر کا	(124)
(27)	بغیر حُبِّ علیؑ ہو تو زندگی کیا ہے	(127)
(28)	کب ہمیں غیروں کی خاطر زندگانی چاہیئے	(131)
(29)	دعا میں کس لئے مانگوں کسی خوشی کے لئے	(134)
(30)	حسینیت کے جو سانچے میں لوگ ڈھلتے ہیں	(139)
(31)	وہ خوش نصیب ہی دلِ زہراؑ میں گھر کرے	(143)
(32)	بنتِ زہراؑ یہ کہتی تھیں رو رو	(147)
(33)	درِ نجف سے ہٹوں گا نہ سنگِ در کی طرح	(153)
(34)	قسمت نے عاقبت کو دَرَخشاں بنادیا	(158)
(35)	دُرِ اشکِ عزائے شہؑ کی قیمت غیر فانی ہے	(161)
(36)	دل اپنا لاکھ ماں بہلا رہی ہے	(165)
(37)	مِلی ہم کو جو احمدؐ سے ہدایت ہو تو ایسی ہو	(168)
(38)	دل میں نورِ عشقِ حیدرؑ کی نہ گر پھوٹی کرن	(172)

(39)	گذرے جو عُمر بندگی بوتراب میں	(176)
(40)	دینِ خدا ہیں جانِ شریعت حسینؑ ہیں	(181)
(41)	دینِ خدا ہیں جان شریعت حسینؑ ہیں	(185)
(42)	کیا کروں میں ڈھونڈ کر دنیا میں رہبر دوسرا	(190)
(43)	حشر تک ماتم رہے شبّیر کا	(193)
(44)	کوئی حسینؑ سا محبوبِ کردِ گار کہاں	(198)
(45)	حسینیوں کے یزیدی شریک کار کہاں	(202)
(46)	بنیادِ لا اِلٰہ وہ مختار ایک ہے	(203)
(47)	بعد رسولؐ پاک علیؑ کا مقام ہے	(208)
(48)	بھرم اِسلام کا رکھو سر منبر تو ہم جانیں	(212)
(49)	کوئی شبیہِ رسالت مآب کیا ہوگا	(216)
(50)	روزِ عاشور اِنقلاب آیا	(219)
(51)	یہ کس کا غم ہے جو یوں اشکبار آتا ہے	(222)

وہ جو ہم میں نہیں

مدح محمدؐ وآل محمد ایک ایسا ہنر ہے جو اہلبیتؑ اطہار کے قدموں میں آنے کے بعد حاصل ہوتا ہے یہ ایک ایسی عطا ہے جو کہ ہر انسان کو حاصل نہیں ۔ کچھ لوگ اس ہنر میں ایسے یکتا و ماہر ہو جاتے ہیں جو عقیدت کی معراج حاصل کرتے ہیں اور پھر شہرت وعزت ان کے گھر لونڈی بنی کی نظر آتی ہے۔ ایسے لوگ سالوں میں نہیں صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک حضرت سلیم لکھنوی تھے۔ سلیم صاحب کی شاعری میں لفظ ایسی منظر کشی کرتے کہ سننے والا واقعات کربلا میں محو ہو کر رہ جاتا۔ ہم نے بچپن سے انجمن میں جانا شروع کیا تو انجمن ہلال ایمان کے صاحب بیاض احمد حسین عرف سانوے آغا اپنی مخصوص ادائیگی اور پرسوز آواز کے ساتھ سلیم صاحب کے نوحے، سلام پڑھتے تو سننے والا ان کی شاعری کے سحر سے باہر نہیں نکل پاتا تھا۔ انجمن ھلال ایمان کے صدر کی حیثیت سے سلیم صاحب

کی خدمات بیش بہا ہیں۔ ساری ساری رات انجمن کے ساتھ رہنے اور بیشتر وقت انجمن کی فلاح میں گزارتے۔ اس کے علاوہ اپنے گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ایسی بیش بہا شاعری کرنا واقعی ان کی ذات کا کمالِ فن تھا۔ آپ نہایت ہی دین دار اور نیک انسان تھے امام بارگاہ الکاظمین گلبہار کی تعمیر و ترقی میں بھی آپ کا کردار بے مثالی تھا اور اس کی تعمیر میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

سلیم صاحب انتہائی نفیس اور ملنسار انسان تھے جو ایک دفعہ آپ سے مل لیتا یا گفتگو کر لیتا وہ آپ کی اعلیٰ شخصیت کا پرستار بن جاتا یہی وجہ ہے کہ آپ کا حلقہ دوستاں بہت طویل ہے۔ سلیم صاحب جب تک زندہ رہے مدح محمدؐ و آلِ محمدؐ میں معروف رہے واقعات کربلا کو آپ ایسے رنگ سے پیش کرتے کہ موضوع بالکل اچھوتا اور نیا معلوم ہوتا۔ ہر شعر ایسا لگتا کہ موتیوں سے جڑا ہوا ہے جیسے

نادِ علیؑ کا ورد میں کرتا چلا گیا
ہر کام زندگی کا سنورتا چلا گیا

بالکل آساں اور واضع الفاظ میں آپ نے زندگی کی مشکلات کا حل بتا دیا۔ افسوس زندگی نے آپ کا ساتھ زیادہ نہ دیا ورنہ یقیناً ہم سب آج بھی ان کی شاعری سے فیض یاب ہو رہے ہوتے۔ مولا عباسؑ کی شان میں

انہوں نے اکثر و بیشتر بڑے اچھے اور شاندار نوحے وسلام لکھے ہیں مگر میرے خیال میں ان کا یہ مقطع ہی ان کو بخشش کا سہارا ہوگا۔

ہمارے ہاتھ اٹھائے نہ کیوں تمہارا علم
تمہارے شانے ترائی میں ہوگئے جو قلم

یہ دونوں ہاتھ انہی کا تو کرتے ہیں ماتم
تمہارے غم میں ہوا یہ سلیمؔ کا عالم

ہے دونوں آنکھوں سے دل کا لہو رواں عباسؑ
فضائے مہر و محبت کے آسماں عباسؑ

افسوس ہمارے درمیان آج وہ نہیں ہیں مگر ان کے لکھے ہوئے نوحے، سلام منقبتیں آج بھی موجود ہیں جو ان کو ہر دم ہمارے درمیان زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

کیا تھا ہمارے پاس یہ احساس نہیں ہے
افسوس اب سلیمؔ میرے پاس نہیں ہے

سید محمد مسلم رضوی

آہ سلیم لکھنوی

میرے بہت ہی اچھے دوست اور رفیق آہ سلیم آج ہمارے درمیان نہیں مگر ان کی یاد، ہمارے دلوں میں آج بھی زندہ وجاوید ہے۔ ان کے لکھے ہوئے نوحے آج بھی سب سے الگ اور منفرد ہیں۔ وہ بہت ہی نیک دل انسان اور بلند کردار کے مالک تھے ان کی امام بارگاہ اور انجمن کے لیے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

والسلام

سید وراثت حسین

صدر انجمن ہلال ایمان

maablib.org

مسالمہ طرحی بمقام اسلام آباد

بتاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۷ء

مصرعِ طرح:

یاد آ رہی ہے شامِ غریبانِ کربلا

قطعہ

یا تاجدار و سرور و سلطان کربلا
لطف و کرم بہ حلقہ بگوشانِ کربلا

من عیستم سوائے گدائے درِ نجف
من ام غلامِ شاہِ شہیدانِ کربلا

maablib.org

شب بیداری انجمن ظفر الایمان

مصرعِ طرح : ۱۹۸۰ء

کربلا پھر تری ضرورت ہے

maablib.org

سلام (طرحی)

پنجتن سے مجھے عقیدت ہے
فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت ہے

شہؑ کے غم کے صلے میں جنت ہے
ورنہ یہ خواب بے حقیقت ہے

دست فاسق ہے اور شریعت ہے
"کربلا پھر تری ضرورت ہے"

یا علیؑ بسترِ نبوت پر
آپ کی نیند بھی عبادت ہے

مل گیا جب علیؑ سا راہنما
کیا بھٹکنے کی پھر ضرورت ہے

ساقیا دے مئے ولائے علیؑ
بس مجھے تو اسی کی عادت ہے

شاہِؑ بیکس پہ ہم کو رونے دو
یہ تو میراثِ آدمیّت ہے

اُس کے دل کا ہے آئینہ بے نور
پنجتنؑ سے جسے کدورت ہے

رُک سکے گا نہ ماتمِ شبّیر
یہ تو اللہ کی مشیّت ہے

کلمۂ لا الٰہ اِلاَّ اللہ
آج شبیرؑ کی بدولت ہے

ماتمِ شہؑ سے روکنا کیسا
یہ تو سب سے بڑی عبادت ہے

میں مُحبِّ علیؑ ہوں اے رضواں!
میرے قدموں میں تیری جنت ہے

بُغض حیدرؑ سے ہے اگر زاہد
پھر تو بیکار سب عبادت ہے

حق سے تعبیر ہے جو ذبحِ عظیم
وہ تو شبیرؑ کی شہادت ہے

روحِ قرآں ہیں کربلا والے
نوکِ نیزہ پہ بھی تلاوت ہے

maablib.org

خود قضا دم بخُود ہے اَے اصغرؑ
کیا انوکھی تری شہادت ہے

زیرِ خنجر ہے سجدۂ شبّیرؑ
فخرِ معبود یہ عبادت ہے

داغ انسانیت کے دامن پر
ایک شِشما ہے کی شہادت ہے

عزّتِ نفس مٹ چکی ہے سلیمؔ
اَب خوشامد کا نام عزّت ہے

۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء

maablib.org

مصرعِ طرح

''یاد آ رہی ہے شامِ غریبانِ کربلا''

مسالمہ طرحی بمقام اسلام آباد

بتاریخ ۱۸/ستمبر ۱۹۸۷ء

maablib.org

سلام (طرحی)

ہے شاہکار کارِ شہیدانِ کربلا
سینچا لہو سے اپنے گلستانِ کربلا

لب پر پیامِ شاہؑ شہیدانِ کربلا
اہلِ عزا ہیں یا کہ سفیرانِ کربلا

شامل ہے جس میں خونِ شہیدانِ کربلا
خاکِ شفا ہے خاکِ بیابانِ کربلا

مَن نیستم سوائے گدائے درِ نجف
مَن اَم یکے از حلقہ بگوشانِ کربلا

ہے سجدہ گاہِ اہلِ بصیرت درِ نجف
یا سنگ آستانہ سلطانِ کربلا

آندھی یزیدیت کی نہ جس کو بجھا سکی
روشن ہے آج شمعِ شبستانِ کربلا

دنیا میں زیرِ جبر جو قومیں ہیں جان لیں
جابر سے ہے جہاد ہی عنوانِ کربلا

بس اِک حسینؑ ہی کی زمانے میں ہے کمی
ورنہ تو بے شمار یزیدانِ کربلا

ہوتا رہے گا ماتمِ مظلوم تا اَبد
اُڑتی رہے گی خاکِ پریشانِ کربلا

سر دے دیا یزید کی بیعت مگر نہ کی
سر کرلیا حسینؑ نے میدانِ کربلا

اَے آفتابِ صبحِ قیامت طلوع ہو
دربارِ شام اور اسیرانِ کربلا

دیتے ہیں کب اذاں علی اکبرؑ دمِ سحر
نغمہ سَرا ہے بلبلِ بستانِ کربلا

مولا نجف سے آیئے وارث نہیں کوئی
زینبؑ ہے اور شامِ غریبانِ کربلا

اَے آفتاب چادرِ شب تو ہی ڈالدے
بَلوے میں سر کھلے ہیں اسیرانِ کربلا

ہے تاج ذکرِ شاہِؑ شہیداں کا یہ شرف
ممبر بنا ہے تختِ سلیمانِ کربلا

جل کر ادا کریں گے وہ تاوانِ کربلا
دوزخ میں قاتلانِ شہیدانِ کربلا

بر سر زمینِ کعبہ شُداین طور کُشت و خوں
گردد چُنیں یزید بہ میدانِ کربلا

خواہد شُدَند داخلِ جنت ہَم دگر
ایں کشتگانِ حج و شہیدان کربلا

تجدیدِ عہدِ رفتہ بدستِ یزید عصر
ایں حدِّ ظلم وجور بعنوانِ کربلا

maablib.org

شب بیداری انجمن ظفرالایمان

کراچی

یکم ستمبر ۱۹۸۸ء

مصرعِ طرح :۔

"جنّت کو جانیوالے جاتے ہیں کربلا سے"

پڑھنے والی انجمن : حیدری علی بستی

صاحبِ بیاض : علی رضوی

maablib.org

”سلام طرحی“

روشن ہے بزمِ اِمکان فانوسِ کربلا سے
محفل سجی ہوئی ہے شبیرؑ کی عزا سے

اَصحاب میں فضیلت کس کو ملی خدا سے
پوچھو غدیرِ خُم کے اعلانِ مُصطفےٰؐ سے

حیدرؑ سے بُغض چھوڑو بچنا ہے گر سزا سے
ان کی طرف خدا ہے لڑتے ہو کیوں خدا سے

روکے ہمیں نہ دنیا شبیرؑ کی عزا سے
ہم وہ چراغ ہیں جو بجھے نہیں ہوا سے

کلمہ ہُوا جو قائم خونِ شہؑ ہدا سے
کعبے کی ہے بنیادِ کربلا سے

دل کیوں سکوں نہ پائے شبّیرؑ کی عزا سے
ہر درد کی دوا ہے اِس دردِ لا دَوا سے

جو دشمنانِ دیں ہیں بھٹکیں مِری بلا سے
"جنّت کو جانیوالے جاتے ہیں کربلا سے"

حق نے ولی بنایا اِسواسطے علیؑ کو
مانگو گے جو علیؑ سے مِل جائے گا خدا سے

رکھا حسینؑ ہی نے آدمؑ کی آبرو کو
انسانیت کی قدریں باقی ہیں کربلا سے

نادِ علیؑ کے اندر مخفی ہے اسمِ اعظم
رکھتا ہے وِرد اس کا محفوظ ہر بلا سے

خالق نے جب بنایا ہم بوتُرابیوں کو
کچھ خاک لی نجف سے کچھ خاک کربلا سے

طوفاں میں گھرنے والے آواز دے علیؑ کو
ساحل کی آرزو تو کرتے ہیں ناخدا سے

رُولے حسینؑ پر وہ دُنیا میں چار آنسو
بندے کو آخرت میں بچنا ہے گر سزا سے

پایا یزید نے جو وِرثے میں خونِ فاسد
نسلی ہے بُغض سارا سلطانِ کربلا

نادِ علیؑ سُنائی منکر نکیر کو جب
لگنے لگے فرشتے دونوں ہی آشنا سے

آخر ضمیرِ انسان سوتا رہے گا کب تک
ہم تو جگا رہے ہیں ماتم کی ہر صدا سے

سوز و سلام و نوحہ گھٹی میں ہے ہماری
ان ہی غذاؤں پر ہم پلتے ہیں اِبتدا سے

تا شام جا رہے ہیں سجادؑ کربلا سے
صحرا لرزرہا ہے زنجیر کی صدا سے

ہاتھوں میں ہتھکڑی ہے پاؤں میں بیڑیاں بھی
ٹپکا ہے خونِ عابدؑ ہر گام دست وپا سے

توقیر بنتِ زہراؑ کیا کم کرے گا کوئی
بلوے میں سرڈھکا ہے تطہیر کی رِدا سے

ماں بولی نامِ اکبرؑ شامل جو ہے اَذاں میں
ہوتی ہے یاد تازہ تکبیر کی صدا سے

فوجِ ستم نے گھیرا یوں اکبر جواں کو
وہ چاند چودھویں کا نِکلا نہ پھر گھٹا سے

کہتی تھیں رو کے بانوؑ آجاؤ لعل اصغرؑ
آغوشِ قبر ہوگی محروم مامتا سے

کارِ حُسینیت کی تکمیل یہ تبسّم
گردن پر تیر کھایا اصغرؑ نے کس ادا سے

کہتی تھیں رو کے صغراؑ پتھرا چلی ہیں آنکھیں
واپس مرے مسافر آئے نہ کربلا سے

اَطفالِ تشنہ لب سے کہتی تھیں یہ سکینہؑ
پانی پلاؤنگی میں لیکر تمہیں چچا سے

اللہ رِی اُخوّت چھوڑی نہیں غلامی
نامِ وفا ہے روشن عباسؑ کی وفا سے

مَظلومِ کربلا پر رونا ہے جُزوِ ایماں
مَحبوبِ کبریا کے آخر تو ہیں نواسے

جاں سے گذر گئے جو اہل وفا بہتّر
راہِ نجات ڈھونڈو ان ہی کی نَقشِ پا سے

گذرے سلیمؔ کیوں کر بے ماتم شہؑ دیں
ہے زندگی تو اپنی منسوب کربلا سے

maablib.org

شب بیداری انجمن ظفر الایمان

کراچی

یکم ستمبر ۱۹۸۸ء

مصرعِ طرح

"نمازیں ڈھونڈتی ہیں سجدۂ سرورؑ نہیں ملتا"

پڑھنے والی انجمن ذوالفقارِ حیدری

maablib.org

''سلام طرحی''

جبینِ شوق کو جس کی نجف کا در نہیں ملتا
اسے منزل نہیں ملتی اسے رہبر نہیں ملتا

جسے لطفِ نگاہِ آلِ پیغمبرؐ نہیں ملتا
فرشتوں کو بھی اسکے خالقِ اکبر نہیں ملتا

محمدؐ کیا ملیں اسکو جسے حیدرؑ نہیں ملتا
کہ وہ بیرونِ شہرِ علم ہے اور در نہیں ملتا

نمازی تو بکثرت ہیں خُلوص اکثر نہیں ملتا
''نمازیں ڈھونڈتی ہیں سجدۂ سرورؐ نہیں ملتا''

محبت پنجتنؑ کی جنکے دلمیں گھر نہیں کرتی
اُنھیں کعبے پہنچ کر بھی خدا کا گھر نہیں ملتا

خدا کو اس قدر محبوب ہیں ہمشکلِ پیغمبرؑ
جدا تکبیر میں اللہ سے اکبرؑ نہیں ملتا

بشکل حکمراں دیکھے یزیدِ نو بہت لیکن
کوئی اِس دور میں سلمان اور بوذر نہیں ملتا

رہے پیشِ نظریہ فیصلہ قانونِ قدرت کا
جوساقی کا نہیں ہوتا اسے کوثر نہیں ملتا

جو حاصل ہے شرف ذکرِ غم شبّیرؑ میں ہم کو
کسی واعظ کو خُطبے میں سرِ منبر نہیں ملتا

کہو اس دیدۂ بے آب کو کشکول مُفلِس کا
جِسے اشکِ عزائے شاہؑ کا گوہر نہیں مِلتا

شبِ ہجرت کا اِک یہ مَنطِقی پہلو نکلتا ہے
اسے کیسے مِلے مَسنَد جسے بستر نہیں ملتا

علی اسمِ خدا ہے ناخدا مولا علیؑ میرے
جو ہے اِس نام میں دُہرا مزا اکثر نہیں ملتا

نہ جانے شکل کیا تاریخ میں اِسلام کی ہوتی
نبیؐ کو گر علیؑ سا فاتحِ خیبر نہیں ملتا

مصیبت میں علیؑ کو اسلئے آواز دیتے ہیں
خدا اس کو نہیں ملتا جسے حیدرؑ نہیں ملتا

پڑھے نادِ علیؑ اور اِسمِ اعظم کا اثر دیکھے
کھلیں اُس پر ہزاروں دَر جسے اِک در نہیں ملتا

خدا کو مسجدوں میں بے وسیلہ ڈھونڈنے والو!
خدا ہے تو مگر بے آلِ پیغمبرؐ نہیں ملتا

نگاہیں جو چُراتے ہیں غمِ سرورؑ سے دنیا میں
انھیں محشر میں کوئی شافعِ محشر نہیں ملتا

نصیب اشکِ عزائے شاہؑ کو رومالِ زہراؑ ہے
کہ اِس گوہر سے بڑھ کر قیمتی گوہر نہیں ملتا

اَدائے شُکر میں شبّیر کا وہ سجدۂ آخر
خدا سے رابطہ ایسا تہِ خنجر نہیں ملتا

اَدھوری کربلا میں داستانِ ظلم رَہ جاتی
جو تیرِ حرملہ کو بیزباں اصغرؑ نہیں ملتا

دکھائی کچھ نہیں دیتا خدارا کوئی پہونچادو
شہِؑ والا کو زمیں لاشۂ اکبرؑ نہیں ملتا

سکینہؑ نے کہا بھائی کے ہوتے کب ملا پانی
ملا پانی تو اب مجھ کو مرا اصغرؑ نہیں ملتا

یہ کیا اندھیر ہے جسکا پدر ہو ساقی کوثر
اسے دو گھونٹ پانی بھی تہِ خنجر نہیں ملتا

سلاسل کی گرانی عابدِ بیمار نے سہ لی
وگرنہ کشتیِ اِسلام کو لنگر نہیں ملتا

لکھا صغراؑ نے اب دنیا مجھے اندھیر لگتی ہے
نظر آتے نہیں بھیّا علی اصغرؑ نہیں ملتا

سلیم آخر نہ ملتی راہ کوثر تک پہنچنے کی
مجھے گر نقشِ پائے حضرتِ قنبر نہیں ملتا

شب بیداری انجمن ظفرالایمان
کراچی
بتاریخ ۲۴، اگست ۱۹۸۹ء

مِصرعِ طرح

علیؑ نہ ہوتے تو حق کا پتہ نہیں ملتا

پڑھنے والی انجمن حیدری علی بستی

صاحبِ بیاض : علی رضوی

maablib.org

"سلام طرحی"

جَبیں کو جس کی درِ کربلا نہیں ملتا
کرے ہزار وہ سجدے خدا نہیں ملتا

یہ کون کہتا ہے مُشکل کشا نہیں ملتا
مگر یہ سچ ہے علیؑ کے سِوا نہیں ملتا

بِنائے معرفتِ حق چہاردہؑ معصوم
کڑی ہو ایک بھی کم سلسلہ نہیں ملتا

علیؑ سے لو نہ لگاؤ نبیؐ نہیں ملتے
نبیؐ سے لو نہ لگاؤ خدا نہیں ملتا

او ناشناس علیؑ رائیگاں ترے سجدے
کہ مسجدوں میں ہر اک کو خدا نہیں ملتا

نہ جان بیچ کے سوتے اگر شب ہجرت
علیؑ کو نیند کا ایسا مزا نہیں ملتا

یہ بارگاہ تو مولائے کائنات کی ہے
درِ نجف سے زمانے کو کیا نہیں ملتا

حسینؑ جس کو ترا نقش پا نہیں ملتا
خدا گواہ ہے اسکو خدا نہیں ملتا

نُصریوں کو علیؑ کے سوا خدا نہ ملا
ہمیں علیؑ کے سِوا ناخدا نہیں ملتا

پڑا جو وقت اُحد میں تو ماسوائے علیؑ
نبیؐ کو بھی کوئی مُشکل کشا نہیں ملتا

نبیؐ تو چار ہی دَر شہرِ علم کے رکھدیں
مگر اہل جو کوئی دوسرا نہیں ملتا

ولائے ساقی کوثر کی مَے رہے شامِل
مئے حیات میں ورنہ مزا نہیں ملتا

لگے جو ہونٹوں سے کوثر تو سیر ہو کے پیوَں
ذرا میں سکوں ساقیا نہیں ملتا

علیؑ سے بُغض ہو دل میں تو حاجیو! سن لو
خدا کے گھر بھی پہونچ کر خدا نہیں ملتا

علیؑ کو چھوڑ کے اُمّت یوں انتشار میں ہے
کہ ڈور اُلجھی ہوئی ہے سرا نہیں ملتا

علم کی لاج علیؑ نے خدا قسم رکھ لی
وگرنہ دوسرا خیبر کشا نہیں ملتا

شہید ہو کے جو انصارِ شاہؑ دیں کو ملا
حیاتِ خضر میں ایسا مزا نہیں ملتا

وفا کے معنے اگر پوچھئے تو ہیں عباسؑ
وفا کا اِس سے بَھلا ترجمہ نہیں ملتا

حیات چند نفس ہے حسینؑ پر رولے
کہ یوں نجات کا موقعہ سدا نہیں ملتا

ادا کرے تہ خنجر جو شکر کا سجدہ
"بجز حسینؑ کوئی دوسرا نہیں ملتا"

"نہ کھاتے تیرِ ستم مسکراکے گر اصغرؑ
جہادِ حق کا یہ عنواں نیا نہیں ملتا"

غمِ حسینؑ نہیں ہو تو زندگی بے کیف
بغیر ماتمِ سرورؑ مزا نہیں ملتا

یہاں جو اَجرِ رسالت ادا نہیں کرتے
انھیں بھی حشر میں کوئی صلہ نہیں ملتا

ثوابِ ماتمِ سرورؑ نصیب ہے جسکو
کسی عذاب میں وہ مبتلا نہیں ملتا

ملاجو زانوئے شبیرؑ کا شرف اَے حُر
کسی کو ایسا مقدّر رَسا نہیں ملتا

اَنی تو دلمیں کھٹکتی ہے کیا کریں اکبرؑ
قرار جب کسی پہلو ذرا نہیں ملتا

قریب شام ہے لاوارثی ہے اور زینبؑ
جہاں میں یوں کوئی بے آسرا نہیں ملتا

بقیدِ طوق وسلاسل ہیں عابدؑ بیمار
کوئی مریض تو یوں مبتلا نہیں ملتا

ملے تھے جیسے برادر حسینؑ کو عباسؑ
غلام ایسا کوئی باوفا نہیں ملتا

حسینؑ ڈھونڈتے پھرتے ہیں چار سو رَن میں
کہاں ہے لاشۂ اکبرؑ پتہ نہیں ملتا

پسر کے دل سے سناں کھینچ لی شہِؑ دیں نے
کسی میں صبر کا یہ حوصلہ نہیں ملتا

طفیلِ مدحتِ آلِ رسولؐ ہے یہ سلیم
وگرنہ تجھ کو یہ ذہنِ رَسا نہیں ملتا

شب بیداری انجمن ظفرالایمان (قدیم)

کراچی

بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۹۰ء

مصرع طرح:

ہر ایک غم میں شہؑ کربلا کو یاد کرو

پڑھنے والی انجمن   حیدری علی بستی

صاحب بیاض   علی رضوی

maablib.org

"سلام طرحی"

جو اہلِ حق ہو تو اہلِ وفا کو یاد کرو
نجف کو یاد کرو، کربلا کو یاد کرو

خدا کے بعد رسولِؐ خدا کو یاد کرو
حسنؑ حسینؑ و علیؑ فاطمہؑ کو یاد کرو

دیئے خدا نے یہی پانچ۵ ناخدا ہم کو
بصد خلوص ہر اِک ناخدا کو یادکرو

علیؑ کو اِسلئے مُشکل کشائی دی حق نے
پڑے جو وقت تو مشکل کشا کو یاد کرو

بُتو! ڈرو، ہُوا کعبے میں بُت شکن پیدا
خدا کے واسطے اب تو خدا کو یاد کرو

وَفا شعاریٔ اصحاب دیکھنا ہے اگر
اُحد کا نام نہ لو کربلا کو یاد کرو

ہے اَجر چشمِ بَصِیرَت میں ایک دونوں کا
علیؑ کو یاد کرو یا خدا کو یاد کرو

ہوا نہ فَتح جو خیبر کسی صحابی سے
کہا خدا نے کہ مشکل کشا کو یاد کرو

لگائی پار یدُاللہ نے جو کشتیٔ نوح
خدا رسیدہ اسی ناخدا کو یاد کرو

بقا ملے گی، فنا فی الحسینؑ ہوجاؤ
ہماری طرح شہؑ کربلا کو یاد کرو

جہاں میں رتبۂ حیدرؑ کو بھولنے والو
نہ بھولو حشر کو، قہرِ خدا کو یاد کرو

غم جہاں کا مداوا جو ہے غم شبیرؑ
"ہر ایک غم میں شہؑ کربلا کو یاد کرو

درود آلِ نبیؐ پر ہے بھیجنا واجب
ادائے فرض میں حکمِ خدا کو یاد کرو

کیا ہے وارث تطہیر کو جو بے چادر
اَے کلمہ گویو! حدیثِ کسا کو یاد کرو

علیؑ کا شیر جو بپھرا تو غل ہوا رزمیں
وِغا میں تیورِ شیرِ خدا کو یاد کرو

جو حق پرست ہو ظالم کا ساتھ کیا دینا
حسینِ کشتۂ جورو جفا کو یاد کرو

وہ خارِ راہ نہ زنجیرو آبلہ پائی
ذرا مصائبِ زینُ العِباؑ کو یاد کرو

الٹ کے رہ گیا اصغر پدر کے ہاتھوں پر
بشکلِ تیرِ گراں اُس قضا کو یاد کرو

جواں پسر کے کلیجے سے کھینچ لی برچھی
حسینؑ سے شہِ صبرو رضا کو یاد کرو

سلیم کہدو فرعونوں سے عہدِ حاضر کے
خدا کو بھولنے والو خدا کو یاد کرو

شب بیداری انجمن ظفرالایمان (قدیم)

کراچی

بتاریخ ۲۵، جولائی ۱۹۹۱ء

مصرعِ طرح

ضربِ علیؑ کو مَرحب و عنتر سے پوچھئے

پڑھنے والی انجمن حیدر علی بستی

صاحبِ بیاض علی رضوی

maablib.org

سلام طرحی

منزل کی ہے تلاش تو رَہبر سے پوچھئے
جنت کی راہ ساقیٔ کوثر سے پوچھئے

دل کا خلوص عاشقِ حیدرؑ سے پوچھئے
سلمان سے پوچھئے کہ ابوذر سے پوچھئے

کیا خوب تھی امام میں شانِ پیمبری
ہجرت کی شب رسولؐ کے بستر سے پوچھئے

معراجِ مصطفےٰؐ میں بھلا کِس کا ہاتھ تھا
پردے کی بات خالقِ اکبر سے پوچھئے

مفہومِ لافتیٰ ہو کہ لاسیف کی شرح
جبریل کے کٹے ہوئے شہپر سے پوچھئے

ٹکڑے بدن کے کردیئے کیا ناپ تول کے
''ضربِ علیؑ کو مرحب و عنتر سے پوچھئے''

ہجرت میں کیا علیؑ ہی نیابت کے تھے اہل
یہ وجہِ انتخاب پیمبرؐ سے پوچھئے

کیا پھول تھا کہ توڑ لیا شاخ سے کوئی
خیبر کی بات فاتحِ خیبر سے پوچھئے

ہجرت کی شب ہزار عبادات کے عوض
پایا مزا جو نیند میں حیدرؑ سے پوچھئے

دعویٰ یہ کہہ رہا ہے سلونی کا برملا
جو پوچھنا ہے صاحبِ منبر سے پوچھئے

کیا بن گیا کھلونہ وہ بچّے کے ہاتھ میں
دستِ علیؑ میں کلّۂ اژدر سے پوچھیے

ناکامِ اِمتحانِ رفاقت ہیں کون لوگ
یہ غزوۂ اُحد میں پیمبرؐ سے پوچھیے

مَطلوب ہے رَسائی اَگر شہرِ علم کی
لازم ہے داخلے کیلئے دَر سے پوچھیے

کیسی یزیدیّت کے گہن سے مِلی نجات
یہ حُر کے آفتابِ مُقدّر سے پوچھیے

بخشا عزائے شاہؑ نے کیا نفسِ مُطمَئن
گِریۂ گنانِ سِبطِ پیمبرؐ سے پوچھیے

اٹھ اٹھکے دیکھتی رہیں موجیں بہشت سے
پیاسوں کے انتظار کو کوثر سے پوچھیے

نوکِ سِناں جو ٹوٹ کے سینے میں رہ گئی
وہ کیفیت حُسینؑ کے دِل بَر سے پوچھئے

اُمّت نے اہلبیتؑ سے کیا کیا کیئے سُلوک
ناموس مصطفٰےؐ کے کُھلے سَر سے پوچھئے

ہنگامِ قتلِ شاہؑ تو قاتل بھی رُو دیا
کیا بیکسی تھی شمر کے خنجر سے پوچھئے

مادر تو جی رہی تھی تمہارے ہی آسرے
اَب جی کے کیا کرے علی اکبرؑ سے پوچھئے

شاید کہ اپنے ساتھ ہی کوثر پہ لے چلیں
جاکر سلیمؔ حضرتِ قنبر سے پوچھئے

شب بیداری انجمن ظفرالایمان (قدیم) کراچی

بتاریخ ۱۶، جولائی ۱۹۹۲ء

مصرع ہائے طرح:

(۱) عِلم کا شہر محمدؐ ہیں علیؑ در کی طرح

(۲) جنّت ہے ایک عرش پہ اِک کربلا میں ہے

maablib.org

سلام طرحی

جَب بھی مُشکل کوئی دَر پیش ہو خیبر کی طرح
یا علیؑ ہم بھی پکارینگے پیمبرؐ کی طرح

آنکھ میں اَشک عزا چشمۂ کوثر کی طرح
مَوجزن حُبِّ علیؑ دل میں سمندر کی طرح

غیظ میں آگئے عباسؑ جو حیدرؑ کی طرح
حشر اَعدا کا ہوا مرحب و عنترؔ کی طرح

اِذن مِلتا اگر عباسؑ کو حیدرؓ کی طرح
''کربلا ہاتھ میں ہوتی درِ خیبر کی طرح''

دھڑکنیں دل کی جو دیتی ہیں علیؑ کو آواز
میری ہر سانس مہکتی ہے گُلِ تر کی طرح

دونوں عالم میں ہیں جسکے بھی پیمبرؐ مولا
اُسکے مولا ہیں علیؑ عینِ پیمبرؐ کی طرح

باوفا لاکھ کہے جائیں رفیقانِ رسولؐ
ہاں مگر ہو نہ سکے شہؑ کے بہتر کی طرح

روک لو ضربِ یداللہ کا لنگر جبریل
تیغ سے اَرض بھی کٹ جائے نہ شہپر کی طرح

بن علیؑ کیسے نبیؐ تک ہو رسائی ممکن
عِلم کا شہر محمدؐ ہیں علیؑ در کی طرح

قبر میں نادِ علیؑ سُن کے فرشتوں نے کہا
پھر عطا ہو یہ دعا قنبِر مکرّر کی طرح

جن کو دعویٰ ہے شریعت کی نگہبانی کا
لائیں کردار بھی سلمان و ابوذر کی طرح

میرے مولا بھی علیؑ ابنِ اَبی طالب ہیں
میں بھی جنّت میں چلا جاؤں گا قنبر کی طرح

کوئی دنیا کو یوں ٹھکرا کے دِکھادے تو سہی
دل جگر لائے ذرا حُرِ دلاور کی طرح

تھے اسی نور کا پیکر جو اِمام برحق
کیوں نہ سوتے شبِ ہجرت وہ پیمبرؐ کی طرح

خاتم دین کے دیکھے نہ نگینے اَیسے
کوئی شبیرؑ کی مانند نہ شبّر کی طرح

یوں اٹھاتے ہیں کہاں بارِ شہادت کمسن
حوصلہ کوئی دکھائے علی اصغرؑ کی طرح

بولیں لیلیٰؑ رہے ہر ماں کا کلیجہ ٹھنڈا
کوئی مرجائے نہ بیٹا علی اکبرؑ کی طرح

مَے دَما دم جو پیوں شیشۂ کوثر سے سلیم
حُبِّ ساقی میں رہوں مَست قلندر کیطرح

maablib.org

سلام طرحی

دل کو عجب سکون سا شہؑ کی عزا میں ہے
درماں ہر ایک درد کا بَس کربلا میں ہے

ہجرت کی شب خُلوص حدِ انتہا میں ہے
شانِ نبیؐ اِمام کی اِک اِک اَدا میں ہے

نقشہ جناں کا جو مرے ذہن رسا میں ہے
دنیا میں وہ اِرم ہے تو بس کربلا میں ہے

تیغِ خدا ہے دستِ شہِ لافتیٰ میں ہے
مرحب سے کوئی پوچھے ارے کس ہوا میں ہے

دونوں کا مستحق ہے جو اہلِ عزا میں ہے
"جنّت ہے ایک عرش پہ اِک کربلا میں ہے"

یوں ہے علیؑ کے ہاتھ میں خیبر کا دَر بلند
جیسے شجر سے ٹوٹ کے پتّہ ہوا میں ہے

آتی فصیل کھینچ کے اگر دَر نہ ٹوٹتا
زورِ خدا جو بازوئے شیرِ خدا میں ہے

دیکھا نصیریوں نے تو کہنے لگے خدا
ایسی خدا کی شان مِرے ناخدا میں ہے

حلّالِ مشکلات علیؑ کے سِوا کہاں
یہ معجزہ تو بس مِرے مشکل کشا میں ہے

بہرِ مدد علیؑ کو بلاتے تھے خود رسولؐ
یہ کارِ نیک سُنّتِ خیرُالورٰی میں ہے

تاریخ داں اُحد کا ابھی تک ہے سوچ میں
کیا چھوڑنا رسولؐ کو شاملِ وفا میں ہے

بِدعت نہیں یہ فطرتِ انساں ہے دوستو
رونا تو ہر حیات کی عَین اِبتدا میں ہے

قربت خدا سے اَیسی کسی کو کہاں نصیب
اکبرؑ تمہارا نام اَذاں کی صدا میں ہے

ہیں آج اُسکی بیٹیاں بلوے میں بے رِدا
جِس فاطمہؑ کا ذکر حدیثِ کِسا میں ہے

وہ لاغری کہ سر نہ اٹھائے سے اٹھ سکے
طوقِ گراں جو گردنِ زینؑ العبا میں ہے

اصغرؑ کا مُنہ پہ مَل کے لہو شاہؑ نے کہا
سب کچھ قبول ہے جو خدا کی رضا میں ہے

لیلیٰ پکاریں کیسے نہ اَندھیر ہو جہاں
اکبرؑ سا میرا چاند ابھی تک گھٹا میں ہے

جاتی ہے جان صغراؑ نے لِکھا بَس آیئے
بابا غذا میں ہے نہ اَثر اَب دَوا میں ہے

مَولائے کائنات کا صدقہ ہے اَے سلیم
یہ اوجِ فکر جو ترے ذہنِ رَسا میں ہے

کراچی ۱۶، جولائی ۱۹۹۲ء

maablib.org

مصرعِ طرح:

''کیا وصف ہوں بیان محمدؐ کی آل کے''

طرحی شب بیداری انجمنِ ظفرالایمان کراچی

maablib.org

سلام (طرحی)

ماہِ عزا میں دیکھ کے تیور ہلال کے
بادَل دِلوں پہ چھا گئے حُزن و مَلال کے

شہؑ نے دلِ پسر سے سناں کو نکال کے
ایّوب کو بھی رکھ دیا حیرت میں ڈال کے

اشکِ عزائے شہؑ سے خریدوں گا میں جناں
رکھوں گا تا بہ حشر یہ گوہر سنبھال کے

منکر نکیر کو جو بتایا علیؑ کا نام
قصّے ہوئے تمام جواب و سُوال کے

پھیلا ہوا ہے ساقیِ کوثر کے سامنے
دیکھو تو حوصلے بڑے دستِ سُوال کے

پھرتی ہے میری آنکھوں میں تصویرِ کربلا
پیاسوں کو دیکھتا ہوں میں اشکوں میں ڈھال کے

بپھرا ہوا ترائی سے نکلا علیؑ کا شیر
فوجِ عدو میں غل ہے ذرا دیکھ بھال کے

روشن کیئے لہو سے جو انصارِ شاہؑ نے
کیا ہونگے اَب چراغِ وَفا اُس مثال کے

اندازِ بے زبانیِ اصغرؑ تو دیکھئے
فوجِ عدو کو رکھدیا اُلجھن میں ڈال کے

کیسے حسنؑ حسینؑ سے دو پارۂ جگر
راہِ خدا میں دیدیئے زہراؑ نے پال کے

کل تک جو مصلحت سے محمدؐ کے ساتھ تھے
دشمن ہوئے ہیں آج محمدؐ کی آل کے

عباسؑ کی وَفا سے دِگر گوں ہے دو جہاں
آخر تو شیر ہیں اَسَدِ ذُوالجلال کے

بَیعت بھلا حسینؑ کرینگے تری یزید
یہ تو مَحض فریب ہیں تیرے خیال کے

اَصغرؑ کو دفن کر کے بمُشکل اُٹھے حسینؑ
تربت میں رکھ دیا تھا کلیجہ نکال کے

ارماں تھا ماں کے دل میں جو اکبرؑ کے بیاہ کا
گِن گِن کے دن گذرا ے تھے اُٹھارہ سال کے

اکبرؑ نے دی جو صُبحِ دہم آخری اَذاں
ماں روئی بیکسی سے کلیجہ سنبھال کے

کیا کیا نہ طائرانِ مضامیں ہوئے اَسیر
شُہرے سلیم ہیں ترے دامِ خیال کے

maablib.org

مصرعِ طرح

خیامِ آلِ محمدؐ کے پاسباں عباسؑ

میر انیس

طرحی شب بیداری انجمن ظفر الایمان

کراچی

maablib.org

سلام (طرحی)

فضائے مہر و محبت کے آسماں عباسؑ
عطا ہیں فکر کو تم سے بلندیاں عباسؑ

سجا کے تم نے رفاقت کے گُلِستاں عباسؑ
وفا کو بخش دی اک عمرِ جاوداں عباسؑ

پکارتی ہی رہی گی سدا تمہیں تاریخ
شہیدِ راہِ وفا تم ہو جاوداں عباسؑ

تمہارے دَم سے حُسینی سپاہ کی عَظمت
امیرِ لشکرِ سلطانِ دو جہاں عباس

سپاہِ شہؑ میں تمہاری مثال ہے ایسی
کہ جیسے چاند ہو تاروں کے درمیاں عباسؑ

تمہاری راہ میں سجدے کرینگے اہلِ وفا
تمہارے نقشِ کفِ پا ہیں کہکشاں عباسؑ

ہُوا ہے خِرمنِ فوجِ یزید خاکستر
گرائیں تیغ سے وہ تم نے بجلیاں عباسؑ

تمام قصر تشدّد کے ڈھا دئے تم نے
گِرا کے فوجِ یزیدی کا آسماں عباسؑ

چھپے ہیں خوف سے فوجِ یزید کے مرحب
ہے تم سے شانِ شہِؑ لافتیٰ عیاں عباسؑ

علیؑ کے شیر نے جب رن میں آستیں الٹی
پکارے خوف سے جبریل الاماں عباسؑ

زمین و عرش کو رُوحُ الامیں سنبھالے ہیں
بس اب تو روک لو تیغِ شرر فشاں عباسؑ

جو مِلتا اِذن تو نقشہ پلٹ کے رکھدیتے
جگاتے خیبر وخندق کی داستاں عباسؑ

یزیدیت کو تہِ تیغ کردیا تم نے
حُسینیت کے نگہبان و پاسباں عباسؑ

رہے امامِ زمانہ کے تم علمبردار
شریکِ کارِ شہنشاہِ دو جہاں عباسؑ

یزیدیت کے دلِ سنگ پر ہوئی تحریر
قلم سے تیغ کے لکھ دی جو داستاں عباسؑ

نہ تھا تمہارے لئے کم طوافِ کعبہ سے
طوافِ خیمۂ سلطانِ دو جہاں عباسؑ

خیامِ شاہؑ کے جلنے کا ہے اثر اب تک
ہمارے قلب سے اُٹھتا ہے جو دھواں عباسؑ

رہا نہ تم سا برادر جو پاسبانی کو
بندھی ہے بازوئے زینبؑ میں ریسماں عباسؑ

بچاؤ کے نبیؐ زادیوں کو لٹنے سے
خیامِ شاہِ شہیداں کے پاسباں عباسؑ

تمہاری راہ تو بچی نے شام تک دیکھی
بتائے کون سکینہؑ کو اَب کہاں عباسؑ

تمہارے غم میں ہوا یہ سلیم کا عالم
ہے دونوں آنکھوں سے دل کا لہو رواں عباسؑ

سلیم نام سے عزّت نہیں عمل سے ہے
یہی تو کرگئے کردار سے عیاں عباسؑ

مخمّس (طرحی)

فضائے مہرو محبت کے آسماں عباسؑ
صَفا و صدِق کے سَرچشمۂ رواں عباسؑ
خلوص و خُلق کے اِک بحرِ بیکراں عباسؑ
سجا کے تم نے رفاقت کے گُلستاں عباسؑ
وفا کو بخشدی اِک عُمرِ جاوداں عباسؑ

مئے وفا سے بھرا تم نے شیشۂ ہستی
دلِ بشر کو بصیرت کی روشنی بخشی
نہ کوئی تم سا مُجاہد نہ کوئی تم سَا جَری
سپاہِ شہؑ میں تمہاری مثال ہے اَیسی
کہ جیسے چاند ہو تاروں کے درمیاں عباسؑ

کبھی نہ بھائی کو بھائی کہا بجز آقا
غلام بن کے برادر کا خوب ساتھ دیا
کرینگے یاد تمہیں صاحبانِ صِدق و صَفا
تمہاری راہ میں سجدے کرینگے اہلِ وفا
تمہارے نقشِ کفِ پا ہیں کہکشاں عباسؑ

علیؑ کے شیر ہو تم اور علیؑ ہیں شیرِ خدا
بَنی ہے خیبر و خندق زمینِ کرب و بَلا
عَلَم پدر کو اگر تھا رسولؐ نے سونپا
تو میرِ لشکرِ سلطانِ کربلا بیٹا
وہاں علیؑ تھے یہاں میرِ کارواں عباسؑ

تمہارے نام سے فوجِ ستم میں ہے دہشت
نگاہ بھر کے کوئی دیکھ لے کہاں ہمّت
تمہاری شان سے قائم ہے ہاشمی شوکت
تمہارے دَم سے حُسینی سپاہ کی عظمت
امیرِ لشکر سلطانِ دو جہاں عباسؑ

ہے غیظِ ثانی حیدرؑ کہ قہرِ ربِّ جلیل
زمین لرزتی ہے جیسے ہَوا میں ہو قندیل
پَروں کو اَپنے سمیٹے ہیں خوف سے جبریل
نہ پھونک دیں کہیں اَیسے میں صور اسرافیل
بس اب تو رُوک لو تیغِ شَرر فِشاں عباسؑ

بدل کے رکھدئے دم بھر میں ظلم کے تیور
غرورِ کثرتِ اعدا مٹادیا یکسر
ٹھہر سکا نہ مقابل میں شام کا لشکر
ہوا ہے خرمنِ فوجِ یزید خاکستر
گرائیں تیغ سے وہ تم نے بجلیاں عباسؑ

چراغِ خیبر و خندق جلادئے پھر سے
حُنین و بدر کے غُنچے کِھلادئے پھر سے
طباق ارض و سما کے ہلادئے پھر سے
علیؑ کی تیغ کے جوہر دکھادئے پھر سے
پکارے خوف سے جبریل الاماں عباسؑ

تمہارے جوشِ وغا کا تھا ہر طرف چرچا
تمہارے غیظ وغضب سے لرزتے تھے اعدا
علیؑ کی جنگ کا تم نے دِکھادیا نقشا
جو تیغ کھینچ لی قبضے میں آگیا دریا
یہ شانِ فتح ہے میراثِ خاندان عباسؑ

نہ ذکرِ شانِ شہنشاہِ لافتیٰ ہوتا
نہ کوئی فاتحِ خیبر سا دوسرا ہوتا
نہ میر لشکرِ سُلطان کربلا ہوتا
نہ ہوتے تم تو اَدھورا یہ واقعا ہوتا
ہو کربلا کی تم ہی روحِ داستاں عباسؑ

جو دیتے اِذن وغا بھائی کو شۂ صفدر
یزید ہوتا نہ ہوتا یزید کا لشکر
دکھاتے زورِ یداللہ ثانی حیدرؑ
زمین کرب و بلا بنتی دوسرا خیبر
زبان تیغ سے دُہراتے داستاں عباسؑ

ملائکہ شب عاشور رشک کرتے تھے
تمہاری شانِ عبادت پہ دو جہاں صدقے
یہی تمہاری تھی تسبیح اور یہی سجدے
نہ تھا تمہارے لئے کم طوافِ کعبہ سے
طوافِ خیمۂ سُلطانِ دو جہاں عباسؑ

تمہارے غم کی بدولت جو داغ روشن ہے
ہمارے حجرۂ دل میں چراغ روشن ہے
تمہارے نور سے ایماں کا باغ روشن ہے
ہماری روح ہمارا دماغ روشن ہے
رگِ حیات میں مثلِ لہو رواں عباسؑ

نسیم صحنِ چمن میں ہے در بدر ابتک
بُجھے بُجھے ہیں چراغِ دِل و نظر اب تک
تمام عالم امکاں ہے نوحہ گر اب تک
خیامِ شاہؑ کے جلنے کا ہے اثر اب تک
ہمارے قلب سے اُٹھے نہ کیوں دھواں عباسؑ

عدو نے قتل کیا فاطمہؑ کے جانی کو
جلایا خیمۂ سلطان دو جہانی کو
امامِ وقت ہے مجبور سار بانی کو
رہا نہ تم سا برادر جو پاسبانی کو
بندھی ہے بازوئے زینبؑ میں ریسماں عباسؑ

ہوئی جو تم کو بھتیجی سے آہ بے خبری
طمانچے شمر نے مارے رسَن گلے میں بندھی
قدم قدم پہ تمہیں وہ پکارتی ہی رہی
تمہاری راہ تو بچی نے شام تک دیکھی
بتائے کون سکینہؑ کو اب کہاں عباسؑ

ہمارے ہاتھ اُٹھائیں نہ کیوں تمہارا علم
تمہارے شانے ترائی میں ہو گئے جو قلم
یہ دونوں ہاتھ اِسی کا تو کرتے ہیں ماتم
تمہارے غم میں ہوا یہ سلیم کا عالم
ہے دونوں آنکھوں سے دل کا لہو رواں عباسؑ

نہ پائی منصب و اعلٰی مقام سے عزّت
ملی سلیم کو اپنے کلام سے عزّت
نصیب ہوتی نہیں صرف نام سے عزّت
جہاں میں ہے تو فقط نیک کام سے عزّت
یہی تو کرگئے کردار سے عیاں عباسؑ

maablib.org

طرحی شب بیداری انجمن ظفر الایمان کراچی

maablib.org

سلام (طرحی)

سجا کر دل کو داغِ ماتمِ شبیرؑ سے پہلے
چلے خُلدِ بریں ہم ہر جوان و پیر سے پہلے

شَرفَ یہ کربلا کو تھا کہاں شبیرؑ سے پہلے
شفا دیتی ہے اِسکی خاک ہر اکسیر سے پہلے

علیؑ آئے تو کی مُشکل کُشائی اَے مسلمانو
نہ خیبر سر ہوا لیکن کسی تدبیر سے پہلے

علم لے کر نبیؐ سے گر کوئی خیبر کو سر کرتا
تو پھر مسندؑ بھی لیتا شاہِؑ خیبر گیر سے پہلے

گماں سب کو رسولؐ اللہ کا اکبرؑ پہ ہوتا تھا
بنی ایسی کہاں تصویر اِس تصویر سے پہلے

یہ شاہِ لافتیٰ تھے جن کی خاطر ذوالفقار اُتری
ملی حق سے کسے شمشیر اِس شمشیر سے پہلے

یہ سجدے بے ولائے آلِ احمدؐ کس لئے زاہد
عبادت رائیگاں ہے نفس کی تطہیر سے پہلے

مِرے دل کو کوئی صدمہ نہیں مولا کے صدقے میں
بہت غم تھے زمانیکے غمِ شبّیر سے پہلے

بنی آئینۂ اوصافِ مادر دیکھئے دختر
نہ تھا زہراؑ کا ثانی زینبؑ دلگیر سے پہلے

تہِ شمشیر گردن اور جبینِ شوق سجدے میں
کہاں یہ شانِ تسلیم و رضا شبیرؑ سے پہلے

ہمک کر تیر کھانا تیر کھاکر مُسکرانا دینا
یہ ہمّت کون کرتا اصغرِؑ بیشیر سے پہلے

کہا عباسؑ نے سَرتن سے کٹ جائے مِرا لیکن
ملے پانی سکینہؑ کو کسی تدبیر سے پہلے

کلیجہ تھام کے اکبرؑ سے کہتے تھے شہِؑ والا
رِضا لُو جاکے بیٹا مادرِ دلگیر سے پہلے

سلیمؔ زار سے شہِؑ کے مصائب ہوں بیاں کیوں کر
دلِ صَد چاک تو قابو میں ہو تقریر سے پہلے

طرحی شب بیداری انجمن ظفر الایمان

کراچی

maablib.org

سلام (طرحی)

شاہؑ دنیا کو نیا درسِ وفا دیتے ہیں
زیرِ خنجر سرِ تسلیم جُھکا دیتے ہیں

حُر کو پتّھر سے جو اِلماس بنادیتے ہیں
شاہؑ آئینۂ ہستی کو جِلا دیتے ہیں

حبِّ حیدرؑ میں ہوں مدہوش میں بیہوش نہیں
چارہ گر کِس لئے دامن کی ہَوا دیتے ہیں

ناخدا ہم نے جو سمجھا تو نصیری نے خدا
یا علیؑ آپ تو مُردوں کو جِلا دیتے ہیں

ماتمِ شاہؑ سے روکے نہ زمانہ ہم کو
اشک تھم جائیں تو طوفان اُٹھا دیتے ہیں

رشکِ فردوس ہے گلزارِ حُسینی کی بہار
پھول اِس باغ کے سب بوئے وفا دیتے ہیں

یادِ شبیرؑ میں آہوں کا یہی ہے مقصد
آتشِ غم نہ بُجھے اُس کو ہَوا دیتے ہیں

ماتم شہؑ سے جگا دینگے ہر انساں کا ضمیر
جیسے اِک شمع سے ہر شمع جلا دیتے ہیں

کب ہے اشکوں سے غمِ شاہؑ کی آتش میں کمی
ورنہ پانی سے تو ہر آگ بُجھا دیتے ہیں

دل کو سُوزِ غمِ شبیرؑ میں حاصل ہے سُرور
بس یہی داغ تو جینے کا مزا دیتے ہیں

کربلا تا بہ نجف عرشِ معلّیٰ ہے زمیں
سَر فرشتے بھی یہاں آکے جُھکا دیتے ہیں

مَوت عزّت کی ہے انسان کیلئے اصلِ حیات
دَرس جینے کا شہؑ ہر دوسَرا دیتے ہیں

دل یہ کہتا تھا قدم تھام لے شہؑ کے اَے حُر
یہ تو بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں

ولولے کروٹیں لیتے ہیں شب عاشورہ
شہؑ کے انصار جو تیغوں پہ جِلا دیتے ہیں

حرملہ تیرے تشدّد کا نہیں کوئی جواز
بے خطا کب کسی انساں کو سزا دیتے ہیں

گریۂ اہلِ حرم سے ہے قیامت برپا
شاہِ والا علیؑ اکبر کو رِضا دیتے ہیں

پوچھتا ہے کوئی اَحوال تو عابدؑ روکر
تازیانوں کے نشاں اس کو دِکھا دیتے ہیں

لاشِ اکبرؑ جو دِکھائی نہیں دیتی رَن میں
ہو کہاں نورِ نظر شاہؑ صدا دیتے ہیں

ہیں دُرِبیش بہا اشک تو آنکھوں کے سلیم
ہم مگر نام پہ پیاسے کے لُٹا دیتے ہیں

❁......❁......❁......❁

مخمّس (طرحی)

شاہؑ دنیا کو نیا درسِ وفا دیتے ہیں
زیرِ خنجر سرِ تسلیم جُھکا دیتے ہیں
راہ ایماں کی زمانے کو دکھا دیتے ہیں
ظلمت کفر کو تا حشر مِٹا دیتے ہیں
مَشعل دینِ محمدؐ کو جلا دیتے ہیں

زور ایمان و صداقت کا دِکھا دیتے ہیں
قصرِ باطل کو اِشارے ہی میں ڈھا دیتے ہیں
سِکّہ طاقتِ مظلوم جما دیتے ہیں
تہلکہ دورِ تشدّد میں مچا دیتے ہیں
دھجیاں ظلمِ یزیدی کی اُڑا دیتے ہیں

شاہؑ آئینہ ہستی کو جِلا دیتے ہیں
خضرِ ایماں ہیں یہ منزل کا پتا دیتے ہیں
دشتِ ویراں میں بھی گلزار کھلا دیتے ہیں
حُر کی سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں
سنگِ بے نور کا اِلماس بَنا دیتے ہیں

خیر گذری کہ کہا ہم نے فقط عُقدہ کُشا
ورنہ کہہ بیٹھے عقیدت میں نصیری تو خدا
عقل ہے سر بہ گریباں کہ کَہے کیا بندا
اللہ اللہ یہ اعجاز مثالِ عیسیٰ
یا علیؑ آپ تو مُردوں کو جِلا دیتے ہیں

حق کو منظور تھی کعبے میں ولادت کِس کی
نذرِ معبود ہے سجدے میں شہادت کِس کی
حق بہ حقدار ہے واللہ خلافت کِس کی
خود محمدؐ کو پسند آئی نیابت کِس کی
وقتِ ہجرت جسے بستر پہ سلا دیتے ہیں

کیوں درِ شاہؑ نجف پر نہ رکھوں اپنی جبیں
میری جنت مرا کعبہ مرا سب کچھ ہے یہیں
دل ہے سرشار کہ ہوں ساقیِ کوثر کے قریں
میں تو مدہوش وِلا ہوں کوئی بیہوش نہیں
چارہ گر کس لئے دامن کی ہَوا دیتے ہیں

خاص بندے تھے علیؑ خالقِ اکبرؑ کیلئے
وقت اللہ کا گھر ہوگیا حیدرؑ کے لئے
عرش تو فرش بنا ساقیِ کوثر کے لئے
پہونچے معراج میں تسکینِ پیمبرؐ کیلئے
ہاتھ پردے سے یداللہ دِکھا دیتے ہیں

آئے خیبر میں علیؑ جنگ کا نقشہ بدلا
ذوالفقارِ شہِؑ مرداں نے کیا حشر بپا
ایک ہی وار میں مرحب کا ہوا طے قِصّا
لنگر ضربتِ حیدرؑ نہ اُلٹ دے طبقا
پر اِسی واسطے جبریل بچھادیتے ہیں

ملگیا درد کی دولت کا خزانہ ہم کو
بے بہا ہے شہِؑ بیکس کا فسانہ ہم کو
یادِ مظلوم ہے جینے کا بہانہ ہم کو
ماتمِ شاہؑ سے روکے نہ زمانہ ہم کو
اشک تھم جائیں تو طوفان اٹھا دیتے ہیں

اپنا خوں دیکے جو لائے رُخِ ہستی پہ نکھار
مثلِ پروانہ ہوئے شمعِ اِمامت پہ نثار
اللہ اللہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے انصار
رشکِ فردوس ہے گلزارِ حُسینی کی بہار
پھول اِس باغ کی سب بوئے وفا دیتے ہیں

ماتم شہؑ کی بدولت ہیں مرے ہوش و خرد
تازگی روح کو ملتی ہے تو قائم ہے جَسد
گرمیٔ خون کی بدولت ہے تنفّس کو مدد
یادِ شبیرؑ میں آہوں کا یہی ہے مقصد
آتشِ غم نہ بُجھے اُسکو ہَوا دیتے ہیں

آشنا ہوگا غمِ شاہؑ سے ہر پیر و صغیر
دولتِ درد سے کردینگے ہراک دل کو اَمیر
ہم بدل دینگے زمانے کی طبیعت کا خمیر
ماتمِ شہؑ سے جگا دینگے ہر انسان کا ضمیر
جیسے اِک شمع سے ہر شمع جلا دیتے ہیں

یادِ مظلوم میں دائم ہے مِرا حُزن و مَلال
داغِ ماتم ہے کہ خورشیدِ فلک رو بہ کمال
سوزشِ دل میں اِفاقہ ہو کسی طور محال
کب ہے اشکوں سے غمِ شاہؑ کی آتش کو زوال
ورنہ پانی سے تو ہر آگ بجھادیتے ہیں

دردِ دل ہی سے ملا فطرتِ انساں کو شعور
ہے غمِ شاہؑ سے آئینہ ہستی پُر نور
دل ہُوا اُلفتِ مظلوم سے اپنا مَعمور
کیوں نہ سوزِ غمِ شبیرؑ میں حاصل ہو سرور
بس یہی داغ تو جینے کا مزا دیتے ہیں

ہو وہ صحرا کہ چمن زار کہ فردوسِ بریں
سرزمیں اِس کے مُقابل کی کوئی اور نہیں
فخر سے یاں تو شہنشاہ بھی رکھتے ہیں جبیں
کربلا تا بہ نجف عرشِ مُعلّیٰ ہے زمیں
سَر فرشتے بھی یہاں آکے جُھکادیتے ہیں

طاقتِ ظلم کو دیدی شہِؑ مظلوم نے مات
مِل گئی بیعتِ فاسق سے زمانے کو نجات
راہِ معبود میں سَر دیکے بتادی یہ بات
موت عزّت کی ہے انسان کیلئے اصلِ حیات
درس جینے کا شہِؑ ہر دُوسَرا دیتے ہیں

رُوکے زینبؑ نے کہا کاش بناتی دولھا
اُمِّ لیلیٰ نے پسر پر ہے اُتارا صدقا
بَین کرتی ہے سکینہؑ کہ نہ جاؤ بھیّا
خیمۂ اہلِ حرم میں ہے قیامت برپا
شاہِؑ والا علیؑ اکبر کو رضا دیتے ہیں

قید سے چھوٹ کے پہونچے وطن خستہ جگر
نیل زینبؑ نے دکھائے جو پڑے بازو پر
سنکے رودادِ دادِ ستم آہ و فغاں ہے گھر گھر
پوچھتا ہے کوئی احوال تو عابدؑ روکر
تازیانوں کے نشاں اُس کو دِکھا دیتے ہیں

پڑگئے عالمِ پیری میں عجب اُلجھن میں
چلنا دشوار ہے وہ ضعف ہُوا ہے تن میں
کھو گیا چاند جو لیلیٰ کا اندھیرے بَن میں
لاش اکبرؑ کی دِکھائی نہیں دیتی رن میں
ہو کہاں نورِ نظر شاہؑ صدا دیتے ہیں

ہر طرف شام وسحر خاک اُڑاتی ہے نسیم
گُل ہوئے چاک گریباں تو پریشاں ہے شمیم
ہے غمِ شاہؑ کی شدت سے مرا قلب دو نیم
اشکِ خوں لعلِ یمن ہیں مِری آنکھوں میں سلیم
ہم جنہیں نام پہ پیاسے کے لُٹا دیتے ہیں

(۲۰،اپریل ۲ے۷ء)

طرحی شب بیداری

انجمن ظفر الایمان کراچی

سلام (طرحی)

MAAB 1431
maablib.org

سلام (طرحی)

منزل کی جستجو میں جو اہلِ وفا چلو
سیدھی نجف کی راہ لو یا کربلا چلو

حق کا نشاں بلند کئے تم سدا چلو
لے کر علم حسینؑ کا اہلِ عزا چلو

حائل پہاڑ بھی ہو تو ہٹ جائے راہ سے
لے کر علیؑ کا نام جو تم راستا چلو

گر ہو سکونِ قلب کی اَے دوستو تلاش
سارے جہاں کو چھوڑدو اور کربلا چلو

گزرا رہِ وفا سے شہِؑ دیں کا ہر رفیق
تم بھی تلاش کرتے وہی نقشِ پا چلو

جنّت کو جارہے ہیں یہی دونوں راستے
سوئے نجف چلو کہ سوئے کربلا چلو

نادِ علیؑ کریگا حفاظت قدم قدم
چاہیئے پُلِ صراط پہ تم راستا چلو

جو کربلا میں صاحبِ ایماں بتاگئے
تم حق شناس ہو تو وہی راستا چلو

غُل ہے سپاہِ شام میں نکلا علیؑ کا شیر
جانیں بچاؤ چھوڑدو اَب راستا چلو

چونکا کے غش سے کہتی تھیں بیمار سے پھوپی
اُٹھو خیام جلتے ہیں زین العبا چلو

صغراؑ وطن میں کہتی تھیں رو رو کے رات دن
بابا کے پاس لے کے کوئی کربلا چلو

ہر سو حسد کی آگ فروزاں ہے اَے سلیم
دامن یہاں بچاؤ ہوئے تم ذرا چلو

طرحی شب بیداری انجمن ظفرالایمان کراچی

مصرع طرح   بیمار سر جھکائے گذرتا چلا گیا

maablib.org

سلام (طرحی)

نادِ علیؑ کا وِرد میں کرتا چلا گیا
ہر کام زندگی کا سنورتا چلا گیا

منزل پُل صراط کی آسان ہوگئی
لے کر علیؑ کا نام گذرتا چلا گیا

اشکِ غمِ حسینؑ کے موتی سمیٹ کر
گنجینۂ حیات کو بھرتا چلا گیا

جتنا غمِ حسینؑ میں روتا رہا بشر
روئے حیات اور نِکھرتا چلا گیا

منکر نکیر محوِ سَماعَت ہی رہ گئے
مولا علیؑ کا ذکر میں کرتا چلا گیا

دامن میں شاہِ دیں کے جسے مِل گئی پناہ
حُر کی طرح نصیب سنورتا چلا گیا

کیسے سکونِ قلب سے حیدرؑ کا ہر غلام
محشر کے پیچ و خم سے گذرتا چلا گیا

سینچا تھا جس کو اپنے لہو سے حسینؑ نے
دینِ رسولؐ پاک سنورتا چلا گیا

بخشی نفس نفس نے مجھے لذّتِ حیات
آہیں غمِ حسینؑ میں بھرتا چلا گیا

مظلومیت نے اور اَثر کو بڑھادیا
نامِ حسینؑ دل میں اُترتا چلا گیا

اَے حُر یہ بارگاہِ شہِؑ دیں کا فیض دیکھ
بگڑا ہوا نصیب سنورتا چلا گیا

کھینچی جو رَن میں ثانیٔ حیدرؑ نے ذوالفقار
دامن سروں سے دشت کا بھرتا چلا گیا

پہونچوں گا سیّدہؑ کی سفارشِ سے خُلد میں
ماتم اگر حسینؑ کا کرتا چلا گیا

آتی رہی جو یاد شہِؑ دیں کی تشنگی
آنکھوں کے جام اشکوں سے بھرتا چلا گیا

بعدِ حسینؑ آہ وہ زینبؑ کی بیکسی
عالم عجیب دل پہ گذرتا چلا گیا

اصغرؑ کی یاد آتی رہی ماں کو بار بار
نشتر سا ایک دلمیں اُترتا چلا گیا

تھے سَر کھلے جو اہل حرم راہِ شام میں
بیمار سَر جھکائے گذرتا چلا گیا

مدحِ علیؑ میں شعر جو کہتا رہا سلیم
حُسنِ کلام اور نِکھرتا چلا گیا

۲۶،فروری ۱۹۷۳ء

maablib.org

طرحی شب بیداری انجمن ظفر الایمان کراچی

maablib.org

(سلام طرحی)

بنا ہے دل میں جو کعبہ وہ ڈھا نہیں سکتا
حُسینیت کو زمانہ مِٹا نہیں سکتا

شرف یہ اور کہیں میں جو پا نہیں سکتا
درِ نجف سے جبیں کو ہٹا نہیں سکتا

غلامِ شاہؑ نجف ہوں زر و جواہر کیا
نظر میں تختِ سلیمان سما نہیں سکتا

جدا ہو پھول سے خوشبو تو ہو جدا لیکن
غمِ حسینؑ مِرے دل سے جا نہیں سکتا

علیؑ سا راہنما گر کوئی زمانے میں
چراغ لے لے بھی ڈھونڈے تو پا نہیں سکتا

چراغِ منزلِ ایماں جَلا گیے جو حسینؑ
کوئی یزید اب اُسکو بُجھا نہیں سکتا

رسولؐ خوب سمجھتے تھے یہ شب ہجرت
کوئی علیؑ کے سِوا کام آ نہیں سکتا

کھلائے پھول وہ عباسؑ نے رِفاقت کے
کوئی وفا کا چمن یوں سَجا نہیں سکتا

دلوں کو داغِ غم شاہؑ سے کرو روشن
کہ اِس چراغ کو کوئی بُجھا نہیں سکتا

علیؑ کے در کی گدائی جسے میّسر ہو
وہ ٹھوکریں کبھی در در کی کھا نہیں سکتا

شہید سبطِ نبیؐ کو کیا مسلمانو!
یہ داغ وہ ہے کہ دامن سے جا نہیں سکتا

جو شہؑ پہ رونے کو بدعت قرار دیتا ہے
نبیؐ کو حشر میں صورت دِکھا نہیں سکتا

نہ کربلا سے لیا درس گر مسلمانو
ضمیر کوئی تمہارا جگا نہیں سکتا

غمِ حسینؑ میں رونا شعار ہے جس کا
خدا گواہ وہ دوزخ میں جا نہیں سکتا

یزید جیسے ہزاروں یزید آجائیں
حسینؑ ابنِ علیؑ سَر جُھکا نہیں سکتا

یہ انقلاب تو دیکھو رسولؐ کا کعبہ
حسینؑ کی صفِ ماتم بچھا نہیں سکتا

یہ سِن یہ بارِ شہادت یہ حوصلہ اصغرؑ
مثال تیری زمانہ تو لا نہیں سکتا

وِلائے آلِ محمدؐ بھری ہے دل میں سلیم
غلط ہے کوزے میں دریا سما نہیں سکتا

۶، مارچ ۱۹۷۳ء

❁……❁……❁……❁

سلام (طرحی)

جب تک زبان پہ نامِ شہؑ کربلا نہ ہو
واللہ زندگی میں ہماری مزا نہ ہو

جس دل میں عشقِ آلِ محمدؐ بسا نہ ہو
اِک ایسا آئینہ ہے کہ جس پر جِلا نہ ہو

دل میں نجف نظر میں اگر کربلا نہ ہو
پھر تو پئے نجات کوئی راستا نہ ہو

وابستۂ حیات ہوا یوں غمِ حسینؑ
جس طرح پھول سے کبھی خوشبو جُدا نہ ہو

مُنکر ذرا علیؑ کو بھی آواز دیکے دیکھ
مشکل میں جب کوئی ترا مُشکل کُشا نہ ہو

کعبے میں حق نے خلق کیا صرف اِس لئے
رُتبے میں کوئی اور علیؑ سے سِوا نہ ہو

بیمارِ اُلفتِ پسرِ بوتراب ہوں
خاکِ شفا نہ ہو تو میسّر شِفا نہ ہو

آئے وہ کام کیا کسی صورت رسولؐ کے
جس میں علیؑ کی طرح سے بوئے وفا نہ ہو

جاتے ہیں کھینچ کے صاحبِ ایمان کیوں وہیں
جنّت کا کربلا سے کہیں راستا نہ ہو

گرہوں نَفَس نَفَس نہ شریکِ غم حسینؑ
اِنساں سے زندگی کا کبھی حق اَدا نہ ہو

ممکن نہیں وہ کشتی کنارے سے جا لگے
جس کا قسم خدا کی علیؑ ناخدا نہ ہو

کرتے رہیں نہ صورتِ ماتم جو احتجاج
مظلوم کا جہاں میں کوئی ہمنوا نہ ہو

بیعت طلب کرے شہِؑ کونین سے یزید!
دنیا میں اِقتدار کا ایسا نشا نہ ہو

روئے علیؑ کو دیکھ کے سجدے میں بُت گرے
حیرت سے تکرہے ہیں نصیری خدا نہ ہو

مُسلم ہیں اِس لئے ہے محبت حسینؑ سے
یہ سُنتِ رسولؐ ہے کیوں کر اَدا نہ ہو

ہوتا نہیں فرشتۂ رحمت کا واں نُزول
جس جا کبھی حسینؑ کی مجلس بپا نہ ہو

تا حشر ہر نفس پہ کروں ماتمِ حسینؑ
گرساز زندگی کا مِری بے صدا نہ ہو

خونِ حسینؑ لائے گا اک روز وہ اَثر
ہر دل میں دیکھ لینا جو اِک کربلا نہ ہو

پائی نجات مَر کے سکینہؑ نے قید سے
اَیسا خدا کرے کوئی قیدی رِہا نہ ہو

بلوے میں سر کُھلے ہے نواسی رسولؐ کی
اَفسوس یوں کسی سے زمانہ پِھرا نہ ہو

فکرِ سُخن ہر ایک کا شیوہ نہیں سلیمؔ
کیا کام شاعری سے جو ذہنِ رَسا نہ ہو

سلام (طرحی)

علیؑ سا خضرِ راہِ حق مِلا ہم کو مقدّر سے
نصیبہ اِس کو کہتے ہیں کوئی کہدے سکندر سے

علیؑ کو چھوڑ کر ممکن نہیں نسبت پیمبرؐ سے
نہ شہرِ علم میں پہونچو گے بے گذرے ہوئے در سے

ضَعیفُ الِاَعتِقاد و بھیک مانگو یوں نہ ہر دَر سے
چلے آؤ نجف سب کچھ ملے گا تم کو حیدرؑ سے

دَرَخشاں حُر کی پیشانی ہے خاکِ پائے سَروَرؑ سے
مِلی تا بندگی ذرّے کو خورشیدِ منّور سے

پیمبرؐ کو سرِ محشر تمہیں گر مُنہ دِکھانا ہے
تو پھر روکو نہ ہم کو ماتمِ سبطِ پیمبرؐ سے

علیؑ اکبر اَذاں تم سے ہوئی کچھ اَیسی وابستہ
نہیں ممکن کہ ہو اکبرؑ جُدا اللہ و اکبر سے

بتادو اَور بھی کوئی اگر مولودِ کعبہ ہو
علیؑ نے تو فضیلت پائی ہے اللہ کے گھر سے

غدیرِ خُم کے آئینے میں دیکھو اور پہچانو
کِسے حاصل ہے دوری اور کسے قُربت پیمبرؐ سے

جہاں میں لا اِلٰہ کی ہوئی بنیاد مُستحکم
محمدؐ سے علیؑ سے فاطمہؑ شبیرؑ وشبر سے

اَحادیثِ نبیؐ کے ماننے والو کہو تم بھی
منافق ہے جسے الفت نہیں آلِ پیمبرؐ سے

ذرا غفلت کے پردے چشم انسان سے تو اُٹھنے دو
صدائے واحُسینا آئیگی دنیا میں ہر گھر میں

بہا کر لے گئے دامن سے میرے داغِ عصیاں کو
گرے آنسو غمِ شبیرؑ میں جو دیدۂ تر سے

یزیدیّت کی ذلت سے بچا کر سَر بلندی دی
فضیلت نوعِ انسان کو ملی سبطِ پیمبرؐ سے

فرشتوں کو بھی دھوکا ہوگیا خورشیدِ تاباں کا
جو گذرے داغِ ماتم لے کے ہم بازارِ محشر سے

غم شہؑ میں جمع ہوتی رہی یہ دولتِ عقبیٰ
برستے ہی رہے موتی ہمارے دیدۂ تر سے

کہا بانوؑ نے جھولا ہے نہ ماں کی گود اَے اصغرؑ
اندھیری قبر میں نیند آئیگی اَے لعل کیوں کر سے

لرزتے ہیں در و دیوار ایوانِ یزیدی کے
سکینہؑ سَر کو ٹکراتی ہے زندان کے در سے

جگاؤ یوں نہ شانہ کھینچ کے عابدؑ کو بیدینو
اُٹھاتے ہیں سہارا دیکے بیماریوں کو بستر سے

گلے میں طوق پاؤں میں سَلاسِل راہ میں کانٹے
مَسافت شام کی پوچھے کوئی سجادؑ مُضطر سے

سلیمؔ اِس دورِ ناقدری میں کیا ذوقِ سُخنگوئی
خدا کہ واسطے شیشے کو ٹکراؤ نہ پتھر سے

❀......❀......❀......❀

طرح زینتِ ہستی غمِ شبّیر ہے

سلام (طرحی)

میرا مَولا شاہِؑ خیبر گیر ہے
کون ایسا صاحبِ توقیر ہے

خاکِ پائے شہؑ میں وہ تاثیر ہے
کربلا مٹّی تری اِکسیر ہے

ہاتھ میں جو دامنِ شبیرؑ ہے
حُر یہ تیری خوبیٔ تقدیر ہے

کیا فقط مجھ کو غمِ شبیرؑ ہے
یہ تو غم وہ ہے جو عالمگیر ہے

آزما کر دیکھ تو اُو ناشِناس
یاعلیؑ کہنے میں کیا تاثیر ہے

لوحِ دل پر کیا کسی کا نام ہو
ہر طرف نادِ علیؑ تحریر ہے

اُلفتِ حیدرؑ ہے مِعراجِ حیات
"زینت ہستی غمِ شبیرؑ ہے"

دیکھ کیا کہتی ہے تاریخِ غدیر
کِس کا مولا صاحب توقیر ہے

جوہرِ شمشیرِ حیدرؑ کی سَنَد
شہپرِ جبریل پر تحریر ہے

کربلا میں ہیں بہتر۷۲ آئینے
جس میں بھی رُخِ شبّیرؑ ہے

کربلا جنّت ہے جنّت ہے نجف
خواب دو ہیں ایک ہی تعبیر ہے

ہوگیا ناپَید دنیا سے یزید
ہر طرف شبّیرؑ ہی شبّیرؑ ہے

پوچھتی ہے آج تک انسانیت
حرملہ بچے کی کیا تقصیر ہے

لا اِلٰہ کی بِنا حَق کی قَسم
زیرِ خنجر سجدۂ شبیرؑ ہے

تیر کھا کر مُسکرانے کی اَدا
حق تمہارا اصغرِؑ بےشیر ہے

کلمہ گو یو کھاؤ اکبرؑ پر عَرَس
یہ رسولؐ اللہ کی تصویر ہے

ہمنوا عابدؑ کا راہِ شام میں
ہے اگر تو نالۂ زنجیر ہے

روئے ہیں بابا کو جو چالیس سال
کون ہے عابدؑ سا جو دلگیر ہے

گردنِ عابدؑ ہے اور طوقِ گراں
پانوں میں چھالے ہیں اور زنجیر ہے

داغِ ماتم ہے مہِ تاباں سلیم
قبر میں پھیلی ہوئی تنویر ہے

maablib.org

سلام (طرحی)

قیمت میں گراں ہے جو دُرِ بینش بہا سے
جنّت میں خریدوں گا اِسی اشکِ عزا سے

عباسؑ وفا تم سے ہے اور تم ہو وفا سے
آئینہ یہ روشن ہے تمہاری ہی جِلا سے

سَر دیدیا شبّیرؑ نے کس صبر و رضا سے
بندے کو محبت ہو تو ایسی ہو خدا سے

کوثر مرے ہونٹوں پہ ہے ساقی کی عطا سے
جلتے ہیں تو اَغیار جلیں اَپنی بَلا سے

کام آئیں گے غیروں کے تسلّی نہ دِلا سے
بخشش ہے فقط آلِ محمدؐ کی وِلا سے

کعبے میں علیؑ آئے تو سجدے میں گرے بُت
آنکھیں نہ ہوئیں چار نصیری کے خدا سے

بیمارِ محبت ہوں شہِؑ کرب و بلا کا
مِلتی ہے شفا صرف مجھے خاکِ شفا سے

دنیا کے خداؤں کا مجھے خوف نہیں ہے
اَے دوست عقیدت ہے مجھے شیرِ خدا سے

دَر دَر پہ بھٹکنا نہیں مقسوم ہمارا
ہم مانگتے ہیں صِرف شہِؑ عقدہ کُشا سے

سلام (طرحی)

قیمت میں گراں ہے جو دُرِ بینش بہا سے
جنّت میں خریدوں گا اِسی اشکِ عزا سے

عباسؑ وفا تم سے ہے اور تم ہو وفا سے
آئینہ یہ روشن ہے تمہاری ہی جِلا سے

سَر دیدیا شبیرؑ نے کس صبرو رضا سے
بندے کو محبت ہو تو ایسی ہو خدا سے

کوثر مرے ہونٹوں پہ ہے ساقی کی عطا سے
جلتے ہیں تو اغیار جلیں اپنی بَلا سے

کام آئیں گے غیروں کے تسلّی نہ دِلا سے
بخشش ہے فقط آلِ محمدؐ کی وِلا سے

کعبے میں علیؑ آئے تو سجدے میں گرے بُت
آنکھیں نہ ہوئیں چار نصیری کے خدا سے

بیمارِ محبت ہوں شہِؑ کرب و بلا کا
مِلتی ہے شفا صرف مجھے خاکِ شفا سے

دنیا کے خداؤں کا مجھے خوف نہیں ہے
اَے دوست عقیدت ہے مجھے شیرِ خدا سے

دَر دَر پہ بھٹکنا نہیں مقسوم ہمارا
ہم مانگتے ہیں صِرف شہِؑ عقدہ کُشا سے

گر چھوڑ دیا آلِ محمدؐ کا وسیلہ
پھر کون بچائے گا جہنّم کی سزا سے

خودِ حاکمیّت شرم سے ہے سَر بہ گریباں
سَر لے کے بھی بیعت نہ مِلی شاہِؑ ہدا سے

ہے عشقِ حقیقی کا یہ اَنمول صحیفہ
لو درسِ وفا واقعۂ کرب وبلا سے

مظلومیٔ شبیرؑ نے ہر دل میں کیا گھر
ظالم کو مگر کچھ نہ مِلا جو رو جفا سے

دنیا مِری اَندھیر ہوئی کہتی تھیں لیلیٰ
اکبرؑ سا مِرا چاند تو نِکلا نہ گھٹا سے

وہ بنت علیؑ چادرِ تطہیر کی وارث
ہے شام کے دربار میں محروم رِدا سے

صغرؑا نے لکھا خط میں چلے آیئے بابا
بن آپکے مطلب ہے دوا سے نہ غذا سے

عنقا ہوا معیار سلیم اہلِ سخن کا
گل ہوگئی یہ شمع زمانے کی ہوَا سے

سلام (طرحی)

آ گیا نیّر شَرف کے بُرج میں تقدیر کا
حُر کو وقتِ نزع زانو ملے گا شبیرؑ کا

باب کُھل جائے گا اُو غافل تری تقدیر کا
نام لے کر دیکھ تو اِک بار خیبر گیر کا

مُنحرف گر دیکھ لے رُخ دوسرا تصویر کا
مِثلِ حُر دامن نہ چھوڑے پھر کبھی شبیرؑ کا

ہے نشاں جو مذہب اسلام کی توقیر کا
آج ہے اونچا زمانے میں عَلَم شبیرؑ کا

حال تھا غربت میں یکساں زینبؑ و شبیرؑ کا
بھائی بے گور و کفن سَر بے رِدا ہمشیر کا

دیکھ کر مونس نہ کوئی عابدؑ دلگیر کا
اشکِ خوں روتا رہا حلقہ ہر اک زنجیر کا

کیوں مُسلمانو اُحُد میں تھے تو آثارِ شکست
فیصلہ کسنے بدل کر رکھدیا تقدیر کا

مُحسنِ اعظم ہے تو انسانیت کا اَے حسینؑ
سَر پہ تیرے تاج ہے کردار کی تعمیر کا

لکھدیا تیغ خدا نے شہپرِ جبریل پر
کون ہے مدِّ مُقابل شاہِؑ خیبرَ گیر کا

بیعتِ فاسق میں سَر اپنا جُھکا دے اور حسینؑ
یہ یزیدی خواب شرمندہ رہا تعبیر کا

کربلا کے معرکے میں فتح یہ کس کی ہوئی
دائمی قبضہ دلوں پر ہو گیا شبیرؑ کا

تن بہتر ہیں مگر روحِ رواں سب کی حسینؑ
جس کو دیکھو ہے مُرقّع ایک ہی تصویر کا

تشنگی پر شاہؑ کی چھلکاؤ ساغر چشم کے
یاد میں سجادؑ کی ماتم کرو زنجیر کا

لاشِ اکبرؑ پر کہا ماں نے کلیجہ تھام کے
آج پورا ہو گیا لِکھا مری تقدیر کا

دیکھے میّت گود میں بانوؑ کی بولے شاہِؑ دیں
دیکھ لو یہ آخری دیدار ہے بےشیر کا

روشنی ہی روشنی چاروں طرف پھیلی سلیم
داغ چمکا ہے لحد میں ماتمِ شبیرؑ کا

سلام (طرحی)

بغیر حُبِّ علیؑ ہو تو زندگی کیا ہے
نہ جس میں ہو کوئی خوشبو وہ پھول ہی کیا ہے

نظر میں ہیچ ہے بختِ سکندری مجھ کو
علیؑ ہوں خضرِ رہِ حق تو پھر کمی کیا ہے

ہے عینِ فِطرتِ انسان حسینؑ کا ماتم
جو آدمی پہ نہ روئے وہ آدمی کیا ہے

نجاتِ اُمت احمدؐ ضرور ہے لیکن
جو بُغض آل سے رکھے وہ اُمتی کیا ہے

کٹا جو تیغ سے شہپر پکار اٹھے جبریل
نہ پوچھو قوتِ بازوئے حیدری کیا ہے

نہ گر علیؑ کی ولایت کا ہو یقین دل میں
تو پھر یہ زُہد یہ تقویٰ یہ بندگی کیا ہے

وہ دن بھی آئے گا ہر دل حسینؑ کا ہوگا
بشر کو خواب سے اُٹھنے تو دو ابھی کیا ہے

نماز میں بھی عطا کا ہے سلسلہ جاری
علیؑ کے مدِ مقابل کوئی غنی کیا ہے

ہمارے حُجرۂ دل میں تو جھانک کر دیکھو
غمِ حسینؑ میں ایماں کی روشنی کیا ہے

پکار لو تو ہو گلزار آتشِ نمرود
عجب طلسم ہے یہ لفظِ ''یاعلیؑ'' کیا ہے

غبارِ خیبر و بدر و حُنین ہے دل میں
عدو کی ورنہ شہِؑ دیں سے دشمنی کیا ہے

رسولِ حق تو بہ ایمائے حق مسلمانو!
قدم قدم پہ بتاتے رہے علیؑ کیا ہے

یہ کہہ کے منصبِ دنیا کو حُر نے ٹھکرایا
ہو شہؑ کا ہاتھ میں دامن تو پھر کمی کیا ہے

پتہ چلے گا جہنّم کی آگ میں جَل کر
کہ آلِ احمدِؐ مُرسل سے دشمنی کیا ہے

جو بد نصیب نہ سمجھا علیؑ کی منزل کو
وہ جانے کیا کہ خدا کیا ہے اور نبیؐ کیا ہے

ادا کیا تہِ خنجر بھی شاہؑ نے سجدہ
فرشتے دیکھ لیں انساں کی بندگی کیا ہے

ملے جو اِذنِ وفا شہؑ سے کہتے تھے عباسؑ
دکھادوں قوّتِ بازوئے حیدریؑ کیا ہے

جَلا کے کفر کی ظلمت میں دیں کی مشعل
بتایا شہؑ نے زمانے کو روشنی کیا ہے

ہے بازوؤں میں رَسَن سَر کُھلا بھرا دربار
یہ دل سے پوچھئے زینب(س) کے بے بسی کیا ہے

لہو ٹپکتا ہے کانوں سے باپ ہیں نہ چچا
یہ دیکھے کون سکینہ(س) کی بیکسی کیا ہے

لَبوں سے چشمۂ کوثر لگا ہوا ہے سلیم
بفَیضِ ساقیِ کوثر تجھے کمی کیا ہے

"سلامؑ"

کب ہمیں غیروں کی خاطر زندگانی چاہیۓ
حُبِّ حیدرؑ میں حیاتِ جاودانی چاہیۓ

ذکر ہے پیاسے کا اشکوں کی روانی چاہیۓ
آتشِ غم سے جگر پھکتا ہے پانی چاہیۓ

آبِ پیکاں کب دم تشنہ دہانی چاہیۓ
حرملہ لعن بیشیر کو دو گھونٹ پانی چاہیۓ

ہیں اگر سنّت کے معنی پیروئ مصطفےٰؐ
اہلِ سنت کو علیؑ کی مدح خوانی چاہیۓ

دین کی باتیں تو ہیں کردار کی باتیں کرو
جو عقیدہ ہے عمل سے ترجمانی چاہیئے

کربلا میں رنگ لائیں رنجشیں صِفین کی
کیسی بیعت انتقامِ خاندانی چاہیئے

خضر سے کہدو مبارک ہو تمہیں آب حیات
مجھ کو جینے کے لئے کوثر کا پانی چاہیئے

بہر بخشش ہم محبوں پر مرے مشکل کشا
روزِ محشر اک ذرا سی مہربانی چاہیئے

کھینچ کر جوشِ وغا میں تیغ کہتے تھے حبیب
دو گھڑی یارب ضعیفی میں جوانی چاہیئے

شاہِ دیں سے کیا تقابل حاکمِ شامی ترا
مملکت کیا ہے دلوں پر حکمرانی چاہیئے

حُر یہ کہتا تھا دو روزہ زندگی کس کام کی
شہؑ کے قدموں میں حیاتِ جاودانی چاہیئے

جس کو سینچا بنتِ پیغمبرؐ نے اپنے خون سے
پھول اُس گلشن کے مرجھاتے ہیں پانی چاہیئے

کربلا کا مَعُرکہ کہتا تھا یہ شبیرؑ سے
کمسنی اصغرؑ کی اکبرؑ کی جوانی چاہیئے

شہؑ سے مجھ کو اِذن مل جائے کہا عباسؑ نے
اَے سکینہ (س) تم ذرا کہہ دو کہ پانی چاہیئے

کب طلب ہے دولتِ دنیا کی مجھ کو اَے سلیم
میں تو شاعر ہوں طبیعت کی روانی چاہیئے

۱۴، نومبر ۱۹۸۰ء

maablib.org

(بفرمائش حیدر صاحب لکھنؤ)

''سلام''

دعا میں کس لئے مانگوں کسی خوشی کے لئے
غمِ حسینؑ ہی کافی ہے زندگی کے لئے

وسیلہ آلِ محمدؐ کا ڈھونڈ لے بندہ
خدا کو بعد میں ڈھونڈے وہ بندگی کیلئے

ہے عینِ فطرتِ انساں حسینؑ کا ماتم
کہ آدمی ہی تو روتے ہیں آدمی کے لئے

درود آلِ محمدؐ یہ بار بار پڑھو
عمل یہ خوب ہے ایمان کی تازگی کیلئے

دلوں میں اہل حسد کے خلش رہے تو رہے
غدیر میں تو ہوا فیصلہ علیؑ کے لئے

خدا گواہ میں باطن میں بھی مسلماں ہوں
دل و جگر ہیں گوشۂ نبیؐ کیلئے

غمِ حسینؑ نہ باقی رہے تو مرجاؤں
یہی تو ایک بہانہ ہے زندگی کیلئے

یزیدیت لعن کا تقابل حسینیتؑ سے کہاں
وہ دوزخی کیلئے ہے یہ جنتی کے لئے

پُلِ صراط پہ نادِ علیؑ کا وِرد کرو
یہی تو ایک دعا ہے بُری گھڑی کیلئے

مِلی خدا سے ولایت رسولؐ سے دختر
کہاں شرف یہ علیؑ کے سِوا کسی کیلئے

یہ دوستی کا تقاضہ تھا جو شب معراج
علیؑ کا قرب ضروری ہوا نبیؐ کے لئے

گذر ہو روح کا جب تک بھی میرے قالب میں
نَفَس نَفَس ہو مِرا مِدحتِ علیؑ کے لئے

ہے داغ ماتمِ شہؑ ساتھ کیوں لحد سے ڈروں
چراغ لے گے چلا ہوں میں روشنی کے لئے

یہ کہہ کے مَنصب شاہی کو حُر نے ٹھکرایا
یہ سب فریب ہیں دو دن کی زندگی کیلئے

جہادِ حق کا ضعیفی میں ولولہ لے کر
حبیب آئے ہیں ایفائے دوستی کیلئے

ہوئی ہے شامِ غریباں بجھے چراغ سبھی
وگرنہ دن میں بہتّر تھے روشنی کیلئے

کہا حسینؑ نے کٹتا ہے سَر تو کٹ جائے
بڑھے گا ہاتھ نہ فاسق کی دوستی کے لئے

اندھیری قبر میں ڈرنا نہ تم علی اصغرؑ
ستارے عرش سے آئیں گے روشنی کیلئے

کجا وہ تیر سہ شعبہ کجا وہ ششماہا
ہوائے تیر ہی کافی تھی اُس کلی کے لئے

ولائے ساقیِ کوثر کا فیض ہے یہ سلیم
وَگرنہ بادۂ کوثر کہاں کسی کے لئے

maablib.org

مصرعِ طرح

غمِ حسینؑ میں آنسو بہت نکلتے ہیں

(طرحی شب بیداری انجمن ظفر الایمان: ۱۹۷۹)

maablib.org

''سلامؔ'' (طرحی)

حسینیت کے جو سانچے میں لوگ ڈھلتے ہیں
بڑے ہی صاحبِ کردار وہ نکلتے ہیں

جو میرے دیدۂ پُرنم میں اشک ڈھلتے ہیں
گُہر صدف سے بھی ایسے کہاں نکلتے ہیں

علیؑ نہ ہوتے تو ہوتی جہل کی تاریکی
کہ معرفت کے انہیں سے چراغ جلتے ہیں

گہن سے چاند نکلتے اگر نہیں دیکھا
وہ دیکھو فوجِ یزیدی سے حُر نکلتے ہیں

ملے وہاں پہ نبیؐ کو علیؑ شبِ معراج
جہاں پہونچکے پر جبرئیل جلتے ہیں

بھنور میں ہے تری کشتی ذرا علیؑ کو پکار
کہ ناخدا ہی سفینے کا رخ بدلتے ہیں

اُٹھا کے سنگِ گراں صبرو استقامت کا
حسینؑ بیعتِ فاسق کا سرَ کچلتے ہیں

بساطِ دہر میں گمراہ تو بکثرت ہیں
ہم ایسے حق کے طرفدار کم نکلتے ہیں

نہ اب ہو غلبہٗ افواج فتح سے تعبیر
حسینؑ فیصلہ تاریخ کا بدلتے ہیں

مفافقت یہ نبیؐ سے نہیں تو پھر کیا ہے
غمِ حسینؑ منانے پہ لوگ جلتے ہیں

حسینیت کے پرستار مٹ نہیں سکتے
یہ وہ چراغ ہیں جو آندھیوں میں جلتے ہیں

حسینؑ نے تو زمانے کی چال کو بدلا
وہ اور جو زمانے کیساتھ چلتے ہیں

خریدوں حشر میں جنت داغِ ماتم سے
یہی تو قیمتی سکّے وہاں پہ چلتے ہیں

حدیث و مرثیہ خوانی سلام و نوحہ گری
انھیں غذاؤں پہ ہم بچپنے سے پلتے ہیں

لگی ہے دامنِ انسانیت میں آگ یزیدلعن
یہ کب خیامِ شہؑ مشرقین جلتے ہیں

نہ کیوں ہو باغِ مدینہ بہار سے محروم
وطن سے آج امامؑ زمن نکلتے ہیں

اٹھی صدائے قتیلِ الحسینؑ مقتل سے
سَروں کو پیٹتے اہل حرم نکلتے ہیں

یہ کب بلند ہیں نیزوں پہ سر شہیدوں کے
رہِ وفا میں بہتّر چراغ جلتے ہیں

قبولِ طبع نہیں شاعری کا طرزِ جدید
سلیم ہم تو پرانی ڈگر پہ چلتے ہیں

جنہوں نے کل نہ کیا عاقبت کا اندیشہ
سلیم وہ کفِ افسوس آج ملتے ہیں

۱۹۷۹ء

maablib.org

(بفرمائش مبشّرہ عادل صاحبہ)

''سلام''

وہ خوش نصیب ہی دلِ زہراؑ میں گھر کرے
دامن جو آنسوؤں سے غمِ شہؑ میں تر کرے

انسانیت سے کون اُسے بہرہ وَر کرے
ذکرِ غمِ حسینؑ نہ جس پر اثر کرے

زہراؑ کے لعل مالک و مختار خلد ہیں
جو اِنسے مُنحرف ہو وہ دوزخ میں گھر کرے

اُو ناشناس چھوڑدیا جب درِ نجف
تیرا نصیب کیوں نہ تجھے در بدر کرے

قدرت نے دل دیا ہے تو فطرت نے دردِ دل
آخر غمِ حسینؑ نہ کیوں کر بشر کرے

ملتا ہے معرفت کا علیؑ ہی سے سلسلہ
جس کو تلاشِ حق ہو انہیں راہبر کرے

ہو مسندِ رسولؐ کا حق دار بھی وہی
بستر پہ ان کے جو شبِ ہجرت بسر کرے

کیوں کر بیاں کرے کہ دلوں کو نہ ہو ملال
تاریخ داں جو ذکر اُحد کا اگر کرے

آیا حُنین و بدر و اُحد میں نہ کوئی کام
خیبر کو بھی علیؑ کے سوا کون سَر کرے

کی حق نے پنجتن کیلئے خلق کائنات
طاعت پھر انکی کیوں نہ ہر ایک بحروبر کرے

جو مرتبے سے آلِ نبیؐ کے ہو بے خبر
آگاہ دوسروں کو وہ کیا بے خبر کرے

مظلومِ کربلا کی شہادت ہے بے مثال
جاہل ہے جو کسی کا تقابل اگر کرے

رتبے بڑھا سکیں گی نہ جھوٹی روایتیں
جو واقعات نقل کرے معتبر کرے

کُچلا حسینؑ نے سرِ فاسق کو اسلئے
بیعت طلب کسی سے نہ بارِ دِگر کرے

دیتا ہے درس آخری سجدہ حسینؑ کا
پابندیٔ نماز ہر اِک نوحہ گر کرے

عباسؑ کے علَم کو جو اِک بار چوم لے
سائے میں پنجتن کے ہمیشہ بسر کرے

شیرِ خدا کا شیر جو آجائے غیظ میں
دم بھر میں فوجِ شام کو زیر و زبر کرے

اصغرؑ تمہاری یاد لگاتی ہے دل پہ تیر
اک پل بھی ماں قرار سے کیوں کر بسر کرے

گُھٹ گُھٹ کے مر نہ جائے سکینہ(س) بقیدِ شام
بابا کو اپنے یاد جو شام و سحر کرے

دُرّے لگا نہ شمر لعیں یہ عابدؑ کے دل سے پوچھ
چھالے ہوں جس کے پاؤں میں کیوں کر سفر کرے

ذکرِ غمِ حسینؑ جو شامل ہوا سلیم
تیرا کلام کیوں نہ دلوں پر اثر کرے

maablib.org

(بفرمائش آنسہ مبشّرہ عادل)

"نوحہ"

بنتِ زہراؑ یہ کہتی تھیں رو رو
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو
کس لئے ہم سے روٹھی ہو بولو
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

ہم سے چُھوٹا تھا پہلے مدینہ
چُھٹ گیا تم سے بابا کا سینہ
آیا منجدھار میں یہ سفینہ
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

مَیں جدا ہوکے بھرتی ہوں آہیں
ڈھونڈتی ہیں تم ہی کو نگاہیں
ڈال دو آکے گردن میں باہیں
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

دیکھ کر تم کو جیتی تھی جانی
میرے بھیا کی تم تھیں نشانی
آئی کیسی قضا ناگہانی
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

شمرلعین نے گوشوارے اتارے
اور تم کو طمانچے بھی مارے
کان دکھتے تھے بی بی تمہارے
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہوں

زخم کانوں کا آؤ دھلادوں
گوشوارے دوبارہ پہنادوں

اپنے سینے پہ تم کو سُلادوں
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

راستہ تم نے عمّو کا دیکھا
آئے قاسمؑ نہ اکبرؑ نہ بابا
تھا اصغرؑ بھی رن سے نہ پلٹا
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

ظالموں نے سکوں دل کا لوٹا
ہائے کیا کیا ستم تم پر ٹوٹا
ننھی گردن کو رسّی سے گھوٹا
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

زخم گردن کا پانی سے دھاروں
بھینی زلفوں کو آؤ سنواروں
جان اپنی میں تم پر سے واروں
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

جب سے چھوٹے تھے شاہِ مدینہ
نیند کا تم تو بھولیں قرینہ
یاد آتا تھا بابا کا سینہ
میری بالی سکینہ(س) کہاں ہو

کوئی باقی ہے وارث نہ والی
ہوگیا جھولا اصغرؑ کا خالی
تم بھی روٹھی ہو نازوں کی پالی
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

شام کیسی کہاں کا سویرا
تھی تربت میں ہوگا اندھیرا
کن بلاؤں نے جنگل میں گھیرا
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

زلزلے میں ہر اِک بام و در تھا
قصر حاکم کا زیر و زبر

وہ فغاں میں تمہاری اثر تھا
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

کربلا شام کوفہ مدینہ
تم کو آواز دے گا سکینہ
اہلِ دل کہہ کے پیٹیں گے سینہ
میری بالی سکینہ کہاں ہو

یاد میں سب کی مَر مَر کے جینے
چھوٹ کر ہم چلے ہیں مدینے
کب وفا تم سے کی زندگی نے
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

کیا وطن میں بتاؤں گی بیٹا
غم کے مارے پھٹے گا کلیجا
جب پکارے گی رو رو کے صغراؑ
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

دیکھا جاتا نہیں یہ نظارا
اٹھ رہا ہے جنازہ تمہارا
دَم نکل جائے گا اب ہمارا
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

جیتے جی چین جس نے نہ پایا
لو سکینہ کا تابوت آیا
کہہ کے سیدانیوں نے اٹھایا
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

اَے سلیم اَب تو ٹکڑے جگر ہے
بنتِ شہؑ کا جہاں سے سفر ہے
روکے کہتا ہر اِک نوحہ گر ہے
میری بالی سکینہؑ کہاں ہو

۱۷-۱-۷۸

(بفرمائش امانت حسین صاحب)

''سلام''

درِ نجف سے ہٹوں گا نہ سنگِ در کی طرح
اِسی صدف میں رہوں گا سدا گہر کی طرح

وغا میں حضرت عباسؑ تھے پدر کی طرح
جبیں سے غیظ ٹپکتا تھا شیرِ نر کی طرح

ثباتِ عزمِ رفیقانِ شاہؑ کیا کہنا
وفا کی راہ میں قائم رہے شجر کی طرح

چمکتے عرش کے تارے تھے سب بنی ہاشم
اور ان میں حضرتِ عباسؑ تھے قمر کی طرح

نُصیری سَر بہ گریباں ہیں کیا علیؑ کو کہیں
بشر خدا کی طرح یا خدا بشر کی طرح

نبیؐ نے خوب یہ جنگِ اُحد میں دیکھ لیا
ہے خویش خویش کی صورت دِگر دِگر کی طرح

ہے یادِ شام غریبانِ کربلا کا اثر
ہوا جو چاک گریبان مرا سحر کی طرح

سلامی قیمتِ اشک عزائے شاہؑ نہ پوچھ
بکے گا حشر کے بازار میں گہر کی طرح

غمِ حسینؑ میں اٹھتا رہے دھواں دل سے
تمام عمر سلگتا رہوں اَگر کی طرح

جدا ہوئے شبِ معراج کب علیؑ و نبیؐ
بہم تھے عرشِ بریں پر دل و جگر کی طرح

ہر اِک نظر میں سما جائیں کربلا و نجف
اگر نصیب ہو وسعت مری نظر کی طرح

جو داغِ ماتمِ سبطِ نبیؐ تھا سینے پر
اندھیری قبر میں روشن ہوا قمر کی طرح

نہ کیوں ہوں جانِ رسالت حسینؑ اور حسنؑ
ہے ایک دل کی طرح دوسرا جگر کی طرح

گھٹا میں ڈوب گئے فاطمہؑ کے مہ پارے
کوئی تھا شمس کی صورت کوئی قمر کی طرح

چمن کسی کا ہو تاراج کیوں یوں خدا نہ کرے
کسی کا گھر نہ لٹے فاطمہؑ کے گھر کی طرح

غرور نام ہے اِحساس کمتری کا سلیم
ہر اِک سے جھک کے ملو شاخِ باثمر کی طرح

کراچی۔۵، جولائی ۸۱ء

MAAB 1431
maablib.org

مصرعِ طرح

سبطِ نبیؑ کو بولتا قرآں بنادیا

طرحی شب بیداری انجمنِ ظفرالایمان کراچی

۱۹۸۱ء

maablib.org

"سلامؑ" (طرحی)

قسمت نے عاقبت کو دَرَخشاں بنادیا
مولا علیؑ کا مجھ کو ثنا خواں بنادیا

کلمے نے مجھ کو صِرف مسلماں بنادیا
نادِ علیؑ نے صاحبِ ایماں بنادیا

توقیرِ ذکرِ شاہؑ شہیداں تو دیکھئے
مِنبر کو رشکِ تختِ سلیماں بنادیا

کردار تھا علیؑ کا جو غیروں سے خوبتر
جنگِ اُحد نے اور نمایاں بنادیا

دامن علیؑ کا تھام لیا جس نے ایک بار
قسمت نے اسکو بوذر و سلماں بنادیا

قدرت نے کی عطا جو ولایت غدیر میں
رتبہ علیؑ کا اور نمایاں بنادیا

رونا تو عینِ فطرت انساں ہے دوستو
ہم کو غمِ حسینؑ نے انساں بنادیا

پیدا کیا صدف نے بھی ایسا گہر کہاں
اشکِ عزا نے جو سرِ مژگاں بنادیا

تخلیق اہلِ حق ہیں نجف اور کربلا
آگے بڑھے قدم تو خراساں بنادیا

بن کر ہر ایک درد کا درماں خدا گواہ
جینا غمِ حسینؑ نے آساں بنادیا

اپنے بھرے چمن کو لٹا کر حسینؑ نے
صحرا کو دوپہر میں گلستاں بنادیا

اَہلِ وفا نے بھر دیا دامانِ کربلا
دشتِ بلا کو گنجِ شہیداں بنادیا

بے آسرا بہن سے یہ کہہ کر چلے حسینؑ
اللہ کو تمہارا نگہبان بنادیا

جو مرحلہ بھی سامنے آیا مِرے سلیم
نادِ علیؑ کے وِرد نے آساں بنادیا

۱۔۱۱۔۱۹۸۱

سلام

دُرِ اشکِ عزائے شہؑ کی قیمت غیر فانی ہے
یہ عُقبیٰ کا اثاثہ ہے یہ دولت غیر فانی ہے

غدیرِ خم میں حیدرؑ کی فضیلت غیر فانی ہے
خدا دیدے جسے عزّت وہ عزّت غیر فانی ہے

بجز حیدرؑ نہیں حقدار کوئی جانشینی کا
شب ہجرت نبیؐ کی یہ نیابت غیر فانی ہے

یزیدیت کے آگے اب بھی سر جُھک نہیں سکتا
حسینیت کا وہ اِنکارِ بیعت غیر فانی ہے

نہ کیوں معراج میں ہوتے نبیؐ کیساتھ حیدرؑ بھی
قرابت کیوں کہوں دونوں کی قربت غیر فانی ہے

یزیدیت کی ظلمت سے نکل کر حُر یہ کہتا تھا
مہِ زہراؑ جو چمکا دے وہ قسمت غیر فانی ہے

نہ کیوں عباسؑ ہوتے مظہر زورِ یَدُاللّٰہی
رگوں میں خونِ حیدرؑ ہے شجاعت غیر فانی ہے

علیؑ نے کی عطا انگشتری سائل کو سجدے میں
یہ طرز بندگی شانِ سخاوت غیر فانی ہے

ولادت کیلئے کعبہ شہادت کیلئے مسجد
خدا کے گھر سے تو حیدرؑ کی نسبت غیر فانی ہے

جلائی مشعل راہِ ہدایت خون سے اپنے
ضیا اسلام کی شہؑ کی بدولت غیر فانی ہے

ہماری خاک کے ذرّے بھی تم ہی کو پکاریں گے
کچھ ایسی یا علیؑ تم سے عقیدت غیر فانی ہے

وغائے حضرتِ عباسؑ اک شور ہے ہر سو
علیؑ کا شیر ہے اِس کی شجاعت غیر فانی ہے

بنی سجدے سے شہؑ کے سجدہ گاہِ خلق یہ مٹی
زمینِ کربلا تیری فضیلت غیر فانی ہے

قضا روتی ہے تم پر تم قضا پر مسکراتے ہو
علیؑ اصغر یہ اندازِ شجاعت غیر فانی ہے

اَدا کرنا وہ شہؑ کا آخری سجدہ تہِ خنجر
پئے خالق یہ بندے کی اطاعت غیر فانی ہے

تلاوت نوکِ نیزہ پر بھی کرتے ہیں شہؑ والا
خدا والوں کا یہ شوقِ عبادت غیر فانی ہے

سلیمؔ اپنا مقدر رشکِ شاہانِ جہاں ٹھیرا
غلامِ شاہِؑ مرداں ہوں یہ عزّت غیر فانی ہے

maablib.org

سلام

دل اپنا لاکھ ماں بہلا رہی ہے
مگر بیشیر کی یاد آرہی ہے

یزیدیت کی دنیا ڈھا رہی ہے
صدا ماتم کی جو ٹکرا رہی ہے

ولائے ساقی تسنیم و کوثر
ہماری روح کو گرما رہی ہے

نہیں خاموش میرا سازِ ہستی
صدا ماتم کی دل سے آرہی ہے

علیؑ کے نقشِ پا پر چل رہا ہوں
مری عقبیٰ سنورتی جارہی ہے

فرشتے میری مٹی سونگھتے ہیں
کہ خوشبو بو ترابی آرہی ہے

عیاں گردوں پہ ہے ماہِ محرم
گھٹا غم کی دلوں پر چھارہی ہے

اسد حیدرؑ کا رنمیں لڑرہا ہے
لہو تیغِ علیؑ برسا رہی ہے

لحد میں پا کے خوشبو بو ترابی
مجھے تو نیند میٹھی آرہی ہے

چھدا جب حلقِ اصغرؑ شاہؑ بولے
کلی یہ دن کِھلے مرجھا رہی ہے

کرے کس طرح بین اک شب کی بیاہی
حیا رونے میں جس کو آرہی ہے

پدر کی لاش سے مقتل میں لپٹی
سکینہ(س) اشک خوں برسا رہی ہے

گلوئے شاہؑ پر چلتا ہے خنجر
زمینِ نینوا تھرّا رہی ہے

کلیجہ شاہِؑ دیں تھامے ہوئے ہیں
علیؑ اکبر کو ہچکی آرہی ہے

سلیمؔ ابتک زمینِ کربلا سے
صدائے واحسینا آرہی ہے

(بفرمائش عیسیٰ خان صاحب)

دستہ بوتراب ملیر

سلام

مِلی ہم کو جو احمدؐ سے ہدایت ہو تو ایسی ہو
جسے اسلام کہتے ہیں شریعت ہو تو ایسی ہو

دیئے کیا خوب مَنصب احمدؐ و حیدرؑ کو قدرت نے
نبوّت ہو تو ایسی ہو امامت ہو تو ایسی ہو

اکھاڑا ایک ہی جھٹکے میں حیدرؑ نے درِ خیبر
کسی کو قدرتِ یزداں وَدِیعت ہو تو ایسی ہو

اِشارے پر علیؑ کے ڈوبتا سورج پلٹ آیا
نظامِ دہر پر بندے کو قدرت ہو تو ایسی ہو

مسلمانو عَلَم کس کو رسولؐ اللہ نے سونپا
صحابی تو سبھی تھے پر فضیلت ہو تو ایسی ہو

علیؑ معراج میں پہونچے فلک پر ساتھ احمدؐ کے
یہ قُربِ روح و قالب ہے قرابت ہو تو ایسی ہو

سمجھ بیٹھے شبِ ہجرت علیؑ کو لوگ پیغمبرؐ
مسلمانوں محمدؐ کی نیابت ہو تو ایسی ہو

نمازِ حق میں دی انگشتری سائل کو حیدرؑ نے
سخاوت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو

پرستارِ حسینؑ ابنِ علیؑ سارا زمانہ ہے
دلوں پر نوعِ انساں کے حکومت ہو تو ایسی ہو

یہ قتل سبطِ پیغمبرؐ ہے یا مرگِ یزیدی ہے
فنا کردے جو ظالم کو شہادت ہو تو ایسی ہو

حبیب ابنِ مظاہر یہ ضعیفی یہ جواں ہمّت
کسی میں جوشِ ایماں کی حرارت ہو تو ایسی ہو

کہا عباسؑ نے قدموں پہ شہؑ کے رکھ کے پیشانی
غلاموں کو جو آقا سے عقیدت ہو تو ایسی ہو

عدو اکبرؑ کو رَن میں دیکھ کر پڑھنے لگے کلمہ
کسی کی رُوئے احمدؐ سے شباہت ہو تو ایسی ہو

ادا تیروں کی بوچھاروں میں کی جو کربلا والو
قسم حق کی نمازِ باجماعت ہو تو ایسی ہو

حسینؑ ابنِ علیؑ سَر دیکے تم نے سرفرازی لی
ہوئے فخرِ بنی آدم شہادت ہو تو ایسی ہو

دِکھا یا کربلا میں یہ حبیب ابنؑ مظاہر نے
کسی کو دوست سے اپنے محبت ہو تو ایسی ہو

غمِ شبیرؑ لیکر چُھٹ گیا آلامِ دنیا سے
کسی دل کو زمانے میں فراغت ہو تو ایسی ہو

سلیم اَب تا قیامت یہ جبیں ہے اور درِ حیدرؑ
کسی کو اپنے مولا سے عقیدت ہو تو ایسی ہو

سلیم اَیفائے وعدہ کرکے عیسیٰ خان سے خوش ہے
کسی دل کو کسی دل سے محبت ہو تو ایسی ہو

بفرمائش جناب عیسیٰ خان

دستۂ بوتراب ملیر

''سلام''

دل میں نورِ عشقِ حیدرؑ کی نہ گر پھوٹی کرن
آفتابِ روزِ محشر کی جلا دے گی کرن

ٹوٹ کر ہوتے ہیں تارے قبر اصغرؑ پر نثار
کیا لحد میں دفن ہے مہتاب کی ٹوٹی کرن

آفتاب صبحِ عاشورہ کو تھی شرمندگی
کس لئے اس روزِ بد کو ایک بھی پھوٹی کرن

کیوں نہ دیکھے خواب حُر بھی کوثر و تسنیم کے
ماہِ زہراؑ سے مِلی اُمید کی ایسی کرن

شام کے بادل میں جب مہر امامت چُھپ گیا
"کربلا میں آفتابِ حشر کی پھوٹی کرن"
(مصرعِ طرح)

شہؑ تو ہیں جانِ مشیت ڈر خدا سے اُو یزیدلعن
آفتابِ قہر کی تجھ کو جلا دیگی کرن

مَنصبِ فوجِ یزیدی حُر نے ٹھکرا ہی دیا
جب نہ ظلمت میں کوئی امید کی دیکھی کرن

maablib.org

مَطلعِ انوار ہے ذہنِ رسا تیرا سلیم
سر سُخن سے آفتابِ فکر کی پھوٹی کرن

عالم نہاں ہے ذاتِ نور رسالتمآبؐ میں
ہیں چودہ آفتاب اسی آفتاب میں

maablib.org

مشغولِ حق ہوں بندگی بوتراب میں

طرحی شب بیداری انجمنِ ظفر الایمان کراچی

۱۹۸۲ء

صف بستہ کائنات ہے میری جناب میں
وقفِ ثنا ہوں بارگہِ بوتراب میں

maablib.org

سلام (طرحی)

گذرے جو عُمر بندگی بوتراب میں
دنیا پڑے حساب نہ یوم الحساب میں

اکبرؑ نے برچھی کھائی ہے عینِ شباب میں
اَیسا گہن لگا نہ کبھی آفتاب میں

منکر نکیر کر نہ سکے پھر کوئی سوال
نادِ علیؑ جو میں نے سنائی جواب میں

مشکل کشا کی ذرّہ نوازی سے بن گیا
ہر ذرّہ آفتاب درِ بوتراب میں

ہَر دَم مَشامِ جاں کو مُعطّر کیئے ہوئے
حبِّ علیؑ ہے دل میں کہ خوشبو گلاب میں

نامِ خدا علیؑ ہے تو اِسم امام بھی
دونوں مزے ہیں بندگیِ بوتراب میں

قیمت لگی جو اَشکِ عزائے حسینؑ کی
جنّت تمام آ گئی میرے حساب میں

مِٹّی مِری اڑاکے بگولوں میں اَے صَبا
جاکر مِلا دے خاکِ درِ بوتراب میں

بے فیضِ باب علم کہاں علم میں کمال
کردو علیؑ کا ذکر بھی شامل نصاب میں

ہوتا رہے گا صورتِ ماتم یہ اِحتجاج
چھپنے نہ دینگے ظلم کا چہرہ نقاب میں

حبِّ علیؑ تو صاحبِ ایماں کا ہے شعار
اِسکا گذر کہاں دلِ خانہ خراب میں

جینا وُہی حیات وہی زندگی وہی
گذرے جو مدحتِ شہؑ عالیجناب میں

کرتی ہے پھر تقاضا تجدیدِ کربلا
تحریف آج دین رسالتمآبؐ میں

صَد مَرحَبا تمہاری ضعیفی کو اَے حبیب
کیا کوئی یوں جہاد کرے گا شباب میں

جس کا ہدَف تھا اصغرؑ معصوم کا گلا
جا کر لگا ہے تیر وہ قلبِ رباب(س) میں

صغرا(س) وطن میں کہتی تھیں بابا کی خیر ہو
دادی کو سَر کھلے ہوئے دیکھا ہے خواب میں

بالی سکینہ(س) کہتی تھی پانی میں کیا پیوں
صورت نظر جو آتی ہے اصغرؑ کی آب میں

تا حشر اے سلیم جو ہستی کرے وفا
لکھتا رہوں میں ساقیٔ کوثر کے باب میں

۳،نومبر۱۹۸۲ء

مصرع طرح:

دینِ خدا کی دولت و حشمت حسین ہیں

۱۹۸۳

طرحی شب بیداری انجمنِ ظفرالایمان کراچی۔

پڑھنے والی انجمن ذوالفقارِ حیدری

maablib.org

سلام (طرحی)

دینِ خدا ہیں جانِ شریعت حسینؑ ہیں
کلمہ ہے آج جنکی بدولت حسینؑ ہیں

نوکِ سناں پہ محوِ تلاوت حسینؑ ہیں
گویا قرآنِ پاک کی صورت حسینؑ ہیں

سَودا حسینیتؑ کا ہمارے سَروں میں ہے
پَروانے ہم ہیں شمعِ محبت حسینؑ ہیں

مولا ہمارے ساقیِ کوثر علیؑ علیؑ
آقا ہمارے مالکِ جنّت حسینؑ ہیں

ہے فاسقوں کے ہاتھ شریعت کی دستبرد
پھر دورِ اِبتلا کی ضرورت حسینؑ ہیں

موجود ہر بشر کے ہیں تحت الشّعور میں
اِنسان کا ضمیر ہیں فطرت حسینؑ ہیں

مِلتے رہیں گے خاک میں ہر دَور کے یزید
جس کو فنا نہیں وہ حقیقت حسینؑ ہیں

جزوِ نماز آلِ نبیؐ پر جو ہے دُرود
حکمِ خدا سے جزوِ عبادت حسینؑ ہیں

maablib.org

رنگین ہے داستانِ حرم جن کے خون سے
وہ شاہکار حُسنِ شہادت حسینؑ ہیں

فِسق و فُجور ظلم کا کردار ہے یزید
صبر و رضائے حق کی علامت حسینؑ ہیں

ذکرِ حسینؑ کو نہیں شِیعت سے یہ دَوام
خلاّقِ دو جہاں کی مشیّت حسینؑ ہیں

ہوں نوحہ خواں کہ بیکس و مظلوم ہیں حسینؑ
ہوں مدح خواں کہ واجبِ مِدحت حسینؑ ہیں

سجدہ جو آخری تہِ خنجر ادا کیا
حق نے کہا کہ فخرِ عبادت حسینؑ ہیں

maablib.org

خنجر لعین نہ پھیر یہ کرتا ہے کیا غضب
زہراؑ کے لعل جانِ رسالت حسینؑ ہیں

مَیں تو غلامِ شاہِ شہیداں ہوں اَے سلیم
میرے لئے وسیلۂ جنّت حسینؑ ہیں

۲۹۔۱۰۔۸۳

maablib.org

مخمس (طرحی)

دینِ خدا ہیں جان شریعت حسینؑ ہیں
کون و مکاں میں حق کی ضرورت حسینؑ ہیں
بعدِ رسولؐ دیں کی حفاظت حسینؑ ہیں
تکمیلِ کارہائے رسالت حسینؑ ہیں
کلمہ ہے آج جن کی بدولت حسینؑ ہیں

کیا سَر بلند بعدِ شہادت حسینؑ ہیں
روحِ قرآں ہیں جانِ عبادت حسینؑ ہیں
باطل کی رَد ہیں حق کی حمایت حسینؑ ہیں
نوکِ سناں پہ محوِ تلاوت حسینؑ ہیں
گویا قرآنِ پاک کی صورت حسینؑ ہیں

روحِ رسولؐ جانِ ولایت حسینؑ ہیں
اسلام کی رگوں میں سرایت حسینؑ ہیں
سب کیلئے چراغِ ہدایت حسینؑ ہیں
دیرینہ اہلِ حق کی روایت حسینؑ ہیں
تھے ابتدا خلیلؑ نہایت حسینؑ ہیں

حق نے کہا غدیر میں کِس کو ولی ولی
کس سے ہے شہرِ علم کی روشن گلی گلی
کِس کا گلوں میں رنگ ہے خوشبو کلی کلی
مولا ہمارے ساقیِ کوثر علیؑ علیؑ
جن کے پسر بھی مالکِ جنّت حسینؑ ہیں

وہ لاڈلے نبیؐ کے وہ زہراؑ کے نورِ عین
وہ شام کربلا وہ شہنشاہِ مشرقین
ہر دَم انھیں کے ذِکر سے پڑتا ہے دل کو چین
ہوں نوحہ خواں کہ بیکس و مظلوم تھے حسینؑ
ہوں مدح خواں کہ واجبِ مِدحت حسینؑ ہیں

وہ امتی ہو کوئی بھی محمود یا ایاز
بھیجے نہ گر درود تو پوری نہ ہو نماز
بندے نے کی جو فکر تو افشا یہ راز
اِس رکن کا نماز میں بس ہے یہی جواز
حکمِ خدا سے جزو عبادت حسینؑ ہیں

اونچا رہے گا حق کا علَم جن کے خون سے
قائم ہوا ہے دیں کا بھرم جن کے خون سے
عزت رہی خدا کی قسم جن کے خون سے
رنگین ہے داستانِ حرم جن کے خون سے
وہ شاہکارِ حُسنِ شہادت حسینؑ ہیں

بیعت کا اہلِ حق سے طلب گار ہے یزید
سبطِ نبیؐ سے برسرِ پیکار ہے یزید
جور و جفاؤ ظلم کی تلوار ہے یزید
فِسق و فُجور و مکر کا کردار ہے یزید
صبر و رضائے حق کی علامت حسینؑ ہیں

ہے کتنا ظلم و جور کا ردِّ عمل شدید
قاتل مِٹا زمانے سے زندہ رہا شہید
بیعت طلب نہ ہوگی زمانے میں اب مزید
ملتے رہیں گے خاک میں ہر دَور کے یزید
جس کو فنا نہیں وہ حقیقت حسینؑ ہیں

پھر اہلِ شر ہیں اہلِ شریعت کے دو بدو
ہے مسجدوں کو آگ لگانے کی جستجو
ہے فاسقوں کے ہاتھ شریعت کی آبرو
حق کی زبان بند ہے حاکم کے رو برو
پھر دورِ اِبتلا کی ضرورت حسینؑ ہیں

گو دشمنانِ دین نے سب کر لئے جتن
چھوڑا نہ ہم نے ماتمِ مظلوم کا چلن
طینت میں آگیا ہے شہیدوں کا بانکپن
دل میں حسینیت کی لگی ہے عجب لگن
پروانے ہم میں شمعِ محبت حسینؑ ہیں

گارے بنے لہو کے ہوا خوب قتل عام
پھر بھی رہے زمانے میں شبیرؑ کے غلام
تائید یزدی ہے جو مٹتا نہیں یہ نام
ذکرِ حسینؑ کو نہیں شیعت سے یہ دوام
خلاقِ دو جہاں کی مشیّت حسینؑ ہیں

سوکھا گلا ہے اور شہِؑ دیں ہیں جاں بلب
خنجر لعیں نے پھیر یہ کرتا ہے کیا غضب
زینبؑ کو سامنے سے تو ہٹنے دے بے ادب
زہراؑ کی گود میں ہو سرِ شہؑ تو کیا عجب
بیٹے علیؑ کے جانِ رسالت حسینؑ ہیں

جو ہے علیؑ کا دوست خدا اسکا ہے ندیم
ہو اِن کی رہبری تو ملے راہِ مُستقیم
بخشے گا سب گناہ اِسی بات پر کریم
میں تو غلامِ شاہِؑ شہیداں ہوں اَے سلیم
میرے لئے وسیلۂ جنت حسینؑ ہیں (نومبر ۸۳ء)

''سلام''

(بفرمائش)

کیا کروں میں ڈھونڈ کر دنیا میں رہبر دوسرا
نا خدا کوئی نہ ہو جب مثلِ حیدرؑ دوسرا

واسطہ رکھنا نہ ہو آلِ محمدؐ سے جنھیں
ڈھونڈ لیں اَپنے لئے کوئی پیمبر دوسرا

یہ نہ ڈر ہوتا تو مِل جاتا پیمبرؐ کو قلم
کر نہ دیں وہ جانشین کوئی مقرّر دوسرا

لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار
کلمۂ حق اور کیا ہو اِس سے بہتر دوسرا

ہیں پیمبرؐ تک پہونچنے کا وسیلہ بس علیؑ
ہوسکا کوئی نہ شہرِ علم کا در دوسرا

حُر نے سَر جب رکھدیا سبطِ نبیؐ کے پاؤں پر
کاتبِ تقدیر نے لکھا مقدر دوسرا

شہؑ کے غم میں ایک تو کوثر ملے گا خُلد میں
دیدۂ تر میں لئے بیٹھا ہوں کوثر دوسرا

وجہِ تسکینِ پیمبرؐ تھے فلک پر بھی علیؑ
کب شبِ معراج تھا پردے کے اندر دوسرا

جس کے ہوں مولودِ کعبہ ناخدا اس کے لئے
ایک دَر ہو بند تو کھل جائے گا دَر دوسرا

غیظِ عباسؑ جری میں تھا جو حیدرؑ کا جلال
بن گئی تھی کربلا کی جنگ خیبر دوسرا

کٹ رہے تھے ثانیٔ حیدرؑ کے ہاتھوں یوں شقی
کوئی مَرحَب دوسرا اور کوئی عَنتَر دوسرا

سیّدِ سجادؑ سا طوق و سلاسِل کا اسیر
کشتیٔ اسلام کا دیکھا نہ لنگر دوسرا

اِذن جب عباسؑ نے مانگا تو بولے شاہؑ دیں
میں کہاں سے لاؤنگا تم سا برادر دوسرا

شہؑ تڑپتے یوں نہ وقتِ ذَبح او شمرِ لعیں
کُند خنجر کے عوض ہوتا جو خنجر دوسَرا

مَیں گدائے آستانِ پنجتن ہوں اَے سلیم
کوئی دنیا میں کہاں مجھ سا تونگر دوسرا

دسمبر ۱۹۸۴ء

''سلام''

حشر تک ماتم رہے شبّیر کا
فیصلہ ہے کاتبِ تقدیر کا

نام لے گر شاہِ خیبر گیر کا
دَر کھلے غافل ترِی تقدیر کا

حُر نے دامن تھام کر شبیرؑ کا
رُخ بدل کر رکھدیا تقدیر کا

دشمنِ حیدرؑ کجا جنت کجا
خواب شرمندہ ہے سدا تعبیر کا

دشمنِ پیغمبرؐ اسلام ہے
ہر مخالفِ ماتمِ شبیرؑ کا

ظلم کے رخ پر طمانچہ ہے شدید
مسکرانا اصغرؑ بےشیر کا

سو نہ جائے اِبنِ آدم کا ضمیر
اس لئے ماتم کرو شبیرؑ کا

کربلا ہے اِک مثالی ضابطہ
قوم کے کردار کی تعمیر کا

مِثلِ حُر حقدار جنت کا بنے
جو بھی دامن تھام لے شبیرؑ کا

مل گیا ہو کے خونِ ابنِ بوتراب
خاک میں آیا اثر اکسیر کا

اتحادُ المُسلِمیں کے واسطے
آؤ سب ماتم کریں شبیرؑ کا

یا علیؑ کہتے تھے عابدؑ بار بار
بار جب اٹھتا نہ تھا زنجیر کا

ہر طرف غل ہے سپاہ شام میں
شیر نکلا شاہِ خیبر گیر کا

کربلا میں ہیں بہتر آئینے
جس میں دیکھو عکس ہے شبیرؑ کا

ماں پکاری لاشِ اکبر دیکھ کر
تھا یہی لکھا مری تقدیر کا

ہمنوا عابدؑ کا راہِ شام میں
ایک نالہ تھا فقط زنجیر کا

کام ہر مشکل میں آتا ہے سلیم
اسمِ اَعظم شاہِؑ خیبر گیر کا

دسمبر ۸۳ء

maablib.org

جو دل کے سنگ نہیں کیوں اثر کرے نہ قبول

مصرعِ طرح

غمِ حسینؑ میں اَشکوں پہ اختیار کہاں

طرحی شب بیداری انجمنِ ظفر الایمان کراچی

۱۹۸۴

بتاریخ ۱۱، اکتوبر ۱۹۸۴ء

سلام

کوئی حسینؑ سا محبوبِ کردِ گار کہاں
رہِ وفا شہادت کا شاہکار کہاں

وفا کو ناز ہے ایسا وفا شعار کہاں
مثالِ حضرتِ عباسِؑ نامدار کہاں

جو کربلا کے چمن میں ہے وہ بہار کہاں
کِھلا ہے ایسا شہیدوں کا لالہ زار کہاں

چلے ہو لیکے بگولو مِرا غبار کہاں
مجھے ملے گا بجز کربلا قرار کہاں

نہ پوچھ حُبِّ علیؑ میں شگفتگی دل کی
کہ ایسا پھول چمن میں سدا بہار کہاں

غمِ حسین میں آنکھوں سے جو نکلتے ہیں
کسی صدف میں گہر ایسے آبدار کہاں

علیؑ سے کارِ نیابت لیا شبِ ہجرت
کہ تھا دِگر پہ پیمبرؐ کو اعتبار کہاں

بتا رہا ہے اُحد میں علیؑ کا پائے ثبات
کہ ساتھ چھوڑ کے جاتے ہیں جاں نثار کہاں

کسی دگر کو ملی حق سے ذوالفقار کہاں
علیؑ سا کوئی زمانے میں ذی وقار کہاں

ملے حسینؑ کو جیسے وفا شعار رفیق
ملے رسولؐ کو ایسے وفا شعار کہاں

خدا گواہ علیؑ کی نماز تھی ورنہ
غروبِ مہر کہاں اور اِنتظار کہاں

ہو عمرِ نوح بھی مدحِ علیؑ کو ناکافی
کسی کے اَیسے فضائل ہیں بیشمار کہاں

عذابِ قبر سے مومن کو خوف کیا کھانا
ہوں بوتراب سِرھانے تو پھر فشار کہاں

رُکے یہ سیل رواں کیا کسی کے روکے سے
''غمِ حسین میں اشکوں پہ اختیار کہاں''

ملا ہے دامنِ شبیرؑ تھام لے اَے حُر
کہ اَیسا وقت مُقدّر میں بار بار کہاں

سرِ عزیز دیا بیعتِ یزید نہ کی
یہی تو جیت ہے سبطِ نبیؐ کی ہار کہاں

ہیں شہرِ علم محمدؐ تو بابِ علم علیؑ
علیؑ سے بڑھکے نبوّت کا راز دار کہاں

پدر کی یاد میں کہتی تھیں فاطمہؑ صغرا
جدا ہے روح سے قالب مجھے قرار کہاں

طمانچے شمر کے اور بے بسی سکینہؑ کی
بچائے کون کہ عباسؑ نامدار کہاں

غمِ حسینؑ مِرا طرزِ زندگی ہے سلیم
کسی کے جبر سے بدلے گا یہ شعار کہاں

دسمبر ۸۴ء

حسینیوں کے یزیدی شریک کار کہاں
کہ اہلِ نور کہاں اور اہلِ نار کہاں

نہ پوچھو حشر میں انجامِ دشمنانِ علیؑ
کہ بخشے جائینگے ایسے گناہگار کہاں

مصرعِ طرح

قرآن واہلبیت کی آواز ایک ہے

طرحی شب بیداری انجمنِ ظفرالایمان کراچی

(۳،اکتوبر ۱۹۸۵ء)

maablib.org

سلام (طرحی)

بنیادِ لَا اِلٰہ وہ مختار ایک ہے
یعنی حسینؑ مایۂ صد ناز ایک ہے

ہم سب کا مشکلات میں دَمساز ایک ہے
خیبر کشا وہ صاحبِ اِعجاز ایک ہے

توصیفِ اہلبیتؑ میں انداز ایک ہے
قرآن اور رسولؐ کی آواز ایک ہے

نادِ علیؑ کی آتی ہے ہر سانس سے صدا
اپنی تو زندگی کا یہی ساز ایک ہے

بخشا ہے جس نے عالم انسانیت کو نور
وہ کربلا وہ جلوہ گہہِ ناز ایک ہے

جس کو غدیر خم میں ولایت ہوئی عطا
مولائے کائنات وہ مختار ایک ہے

ہے بس ایک حسینؑ ہی کا بہتر دلوں میں عکس
جلوہ حسینؑ کا بہتر دلوں میں ہے

ہیں منعکس حسینؑ بہتر قلوب میں
آئینے مختلف ہیں رُخِ ناز ایک ہے

ہیں تو غدیر خم میں صحابی کئی مگر
حق کی نظر میں لائقِ اِعزاز ایک ہے

خیبر ہو یا غدیر ہو یا بسترِ رسولؐ
ہر جا وہ مرکزِ نگہہِ ناز ایک ہے

ہجرت میں کیوں نبیؐ کا سراپا نہ ہوں علیؑ
ٹکڑے ہیں ایک نور کے انداز ایک ہے

جنگِ اُحد نے کردیا واضح رسولؐ پر
سینہ سپر وہی ہے جو دمساز ایک ہے

عباسؑ کربلا میں کہ خیبر میں ہوں علیؑ
غیظ و غضب میں شیروں کا انداز ایک ہے

ہر گھر سے یاحسینؑ کی آنے لگے اگر صدا
پھر جانئے کہ قوم کی آواز ایک ہے

گھٹ جائے دَم اگر نہ کروں ماتمِ حسینؑ
مری بقا کا یہی راز ایک ہے

زینبؑ ہوں یا حسینؑ کہ سجادؑ ناتواں
گھر بھر میں سب کے صبر کا انداز ایک ہے

مِدحَت ہو یا کہ ماتمِ شبّیر ہو سلیم
فکرِ رَسا کا عالمِ پرواز ایک ہے

maablib.org

بطرح

''یہ مجلسِ حسین علیہ السّلام ہے''

بفرمائش جناب اَمانت حسین صاحب

(انجمنِ سجادیہ محمود آباد)

برائے تراب صاحب

maablib.org

زینبؑ ہوں یا حسینؑ کہ سجادؑ ناتواں
گھر بھر میں سب کے صبر کا انداز ایک ہے

مِدحت ہو یا کہ ماتمِ شبّیر ہو سلیم
فکرِ رسا کا عالمِ پرواز ایک ہے

بطرح

''یہ مجلسِ حسین علیہ السّلام ہے''

بفرمائش جناب اَمانت حسین صاحب

(انجمنِ سجادیہ محمود آباد)

برائے تراب صاحب

maablib.org

سلام

بعد رسولؐ پاک علیؑ کا مقام ہے
جیسے خدا کے بعد محمدؐ کا نام ہے

کیا خوب "یاعلیؑ" مرے مولا کا نام ہے
مجموعۂ صفاتِ خداوٴ امام ہے

"زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے
بے حبِّ اہلِ بیت عبادت حرام ہے"

بے حبِّ اہلبیت عبادت کا ذکر کیا
اِسکے بغیر سانس بھی لینا حرام ہے

لکھا ہے کربلا کے شہیدوں نے خون سے
دنیا میں صرف اہلِ وفا کو دَوام ہے

ہے واسطہ علیؑ سے خدا ہی سے واسطہ
اِس واسطے کہ اسمِ خداوٗ امام ہے

اتنا شعور لائیں کہاں سے یہ بوجہل
حبِّ علیؑ تو اہلِ بصیرت کا کام ہے

حَلاّلِ مشکلات ہیں مخلوقِ کُل کے یہ
مولائے کائنات ہیں اور فیضِ عام ہے

جو کچھ بھی ہوں عواملِ صِفّین اور جَمَل
لیکن علیؑ سے جنگ تو پھر بھی حرام ہے

مرغوب حق جو ذکر ہے آلِ رسولؐ کا
واجب نماز میں بھی درود و سلام ہے

جو بھی غمِ حسینؑ میں دو اشک رُو لیا
واللہ اس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے

شاہانِ کج کلہ کی جبیں ہیں خم یہاں
یہ روضۂ حسین علیہ السلام ہے

ہر غمگسارِ شہؑ کیلئے روح کی غذا
یہ مرثیہ یہ نوحہ یہ سوز و سلام ہے

مظلومیت کی فتح کا اعلانِ بَرْ مَلا
یہ ماتمِ حسین علیہِ السّلام ہے

رضوان کھول دو درِ جنت ترابؔ پر
یہ تو ابوتراب کا ادنیٰ غلام ہے

مصرعِ طرح

کرے دعویٰ سلونی کا سرِ منبر تو ہم جانیں

طرح شب بیداری انجمن ظفر الایمان کراچی

(۲۵، ستمبر ۱۹۸۶ء)

سلام (طرحی)

بھرم اِسلام کا رکھو سرِ منبر تو ہم جانیں
کرو مِدحت علیؑ کی مثلِ پیغمبرؐ تو ہم جانیں

کوئی مشکل کشا آئے بجز حیدرؑ تو ہم جانیں
نبیؐ کی حل کرے مشکل سرِ خیبر تو ہم جانیں

ہو شہرِ عِلم کا حیدرؑ سا کوئی دَر تو ہم جانیں
"کرے دعویٰ سَلونی کا سرِ منبر تو ہم جانیں"

صدا ہاتف نے دی جس دم علیؑ نے سر کیا خیبر
ہو شاہِ لافتیٰ کوئی بجز حیدرؑ تو ہم جانیں

حقیقت میں اگر دعویدار ہے اِسلامی حکومت کے
بنو کردار میں سلمان اور بوذر تو ہم جانیں

کرو مثلِ خُمینی جرائت خیبر شکن پیدا
مِٹادو اِس جہاں کے مرحبؑ و عنتر تو ہم جانیں

اُحد میں کوئی تو سینہ سپر ہوکر پیمبرؐ کا
وفا کی لاج رکھ لے صورت حیدرؑ تو ہم جانیں

مُوَدَّت آل کی اَجرِ رِسالت ہے مسلمانو
کرو کچھ تو ادائے قرضِ پیغمبرؐ تو ہم جانیں

عقیدہ ساتھ کلمے کے رہے نادِ علیؑ پر بھی
مسلمانو بنو ایماں کا پیکر تو ہم جانیں

---

maablib.org

قیامت تک سراہا جائیگا یہ حوصلہ حُر کا
دکھائے یوں کوئی دنیا کو ٹھکرا کر تو ہم جانیں

چراغِ مسجد و محرابؑ و منبر دوسرا کوئی
علیؑ سا ہو مجسم نور کا پیکر تو ہم جانیں

رُکے جبریل سے گر لنگرِ ضربِ یدُ الٰہی
بچالیں ذوالفقاری کاٹ سے شہپر تو ہم جانیں

چلا بپھرا ہوا دریا کی جانب شیر حیدرؑ کا
ٹھہر جائے ذرا اب شام کا لشکر تو ہم جانیں

لکھا صغراؑ نے فرقت میں ہماری جان جاتی ہے
بلالیں پاس گر بھیا علی اکبرؑ تو ہم جانیں

رہے گریاں جو ساری عمر بابا کے مصائب پر
کوئی مضطر ہو مثلِ عابدؑ مضطر تو ہم جانیں

ذرا ایوّب بھی مثلِ شہؑ والا ضعیفی میں
اٹھائیں لاشِ فرزندِ جواں آ کر تو ہم جانیں

رواں ہیں اشک آنکھوں سے سلیم زار سے پیہم
غمِ شہؑ میں لٹائے یوں کوئی گوہر تو ہم جانیں

کراچی ستمبر ۸۶ء

MAAB 1431
maablib.org

سلام

کوئی شبیہِ رسالت مآب کیا ہوگا
تمہارا اے علی اکبرؑ جواب کیا ہوگا

کہا حبیب نے کیا غم مجھے ضعیفی کا
ہے دل میں گرمئی ایماں شباب کیا ہوگا

سدا میں حُبِّ ساقیٔ کوثر کا ہوں جو مستانہ
مرے سُرور کو جامِ شراب کیا ہوگا

مشابہت میں نبیؐ کا جواب ہیں اکبرؑ
بھلا اب اور جواب الجواب کیا ہوگا

اِمام عصرؑ اُلٹ دیجئے نقاب ذرا
مُحبِّ خاص ہوں مجھے حجاب کیا ہوگا

سنایا میں نے نکیرین کو جو نادِ علیؑ
اب اس کے بعد سوال و جواب کیا ہوگا

ہر ایک تجھ کو حقارت سے دیکھتا ہے یزید
جہاں میں اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا

سوال ہے یہ تری آبرو کا نہرِ فرات
حسینؑ مرگئے پیاسے جواب کیا ہوگا

شہید ساقیِ کوثر کا لعل ہو پیاسا
جہاں میں اس سے بڑا انقلاب کیا ہوگا

گھرے جو فوج میں اکبرؑ تو رو کے ماں نے کہا
گہن میں آیا مرا ماہتاب کیا ہوگا

نہ دل میں ہو ترے حُبِّ پنجتن زاہد
تری نمازوں کا تجھ کو ثواب کیا ہوگا

حسینؑ مرگئے پیاسے اگر اے نہر فرات
حسین تشنہ کہیں رہ نہ جائیں نہر فرات

یہ تھی لاش نہ خیمے میں لے کے جاؤ حسینؑ
پسر کو دیکھ کے حالِ رباب کیا ہوگا

خدا کے واسطے خنجر کو روک لے اُو شمرِ
کہ حالِ قلبِ رسالتؐ مآب کیا ہوگا

سناں نکال لی دل سے جوان بیٹے کے
تحمّلِ شۂِ دیں کا جواب کیا ہوگا

لحد میں داغِ غم شاہ یوں ہوا روشن
سلیم ایسا کوئی آفتاب کیا ہوگا

نوحہ

روزِ عاشور اِنقلاب آیا
زیرِ تیغ اِبنِ بوتراب آیا

غیظ میں شیرِ بوتراب آیا
فوجِ اعدا میں اِضطراب آیا

رن میں مادر کا اِک اَرماں
علی اکبرؑ کے ہمرکاب آیا

صبرِ شبیرؑ بن کے دنیا میں
صبرِ ایوبؑ کا جواب آیا

برچھی سینے پہ کھا کے دم توڑا
راس اکبرؑ کو کب شباب آیا

نصرتِ حق کو شہ کے ہاتھوں پر
رن میں مہ پارۂ رباب آیا

شہ کی حالت پہ موت بھی روئی
پر نہ قاتل کو کچھ حجاب آیا

بولیں صغریٰ (س) کہ خیر ہو یا رب
کیوں گہن میں ہے آفتاب آیا

زخم سینے پہ کھا کے مقتل سے
اُمّ لیلےٰ کا ماہتاب آیا

پیشِ دربارِ عام ہو کے اسیر
کنبہ احمدؐ کا بے نقاب آیا

کی نہ کبریٰ(س) نے نالہ و زاری
لاشِ نو شاہ پر حجاب آیا

لاشِ شہ دھوپ میں جو عریاں تھی
سائے کے واسطے سحاب آیا

مرتے دم تشنہ لب سکینہؑ سے
کتنا عباسؑ کو حجاب آیا

سامنے علقمہ رہی جاری
پر لبِ شاہ تک نہ آب آیا

قبرِ اصغر پہ روشنی کرنے
آسماں سے ہر اک شہاب آیا

ماتمِ شہ کا داغ دل پہ سلیم
قبر میں بن کے آفتاب آیا

قطعہ

یہ کس کا غم ہے جو یوں اشکبار آتا ہے
سیاہ لباس میں ابرِ بہار آتا ہے

ہے کس کے سوگ میں بلبل کی نالہ وزاری
نظر ہر اِک گلِ تر دل فگار آتا ہے

حباب روتا ہے کیوں پھوٹ کر آخر
نہ موجِ آب کو دم بھر قرار آتا ہے

کسی کے غم میں تو ہے زرد چہرۂ خورشید
نظر جبھی دلِ مہ داغدار آتا ہے

غم حسینؑ میں کل کائنات ہے مضطر
ہر ایک قلب نظر بیقرار آتا ہے

نہ جھولا اور نہ آغوش ماں کی اے اصغر
اندھیری قبر میں کیونکر قرار آتا ہے

کلیجہ تھام لیں لیلیٰ کہ لعل مقتل سے
سناں کی چوٹ لئے دل فگار آتا ہے

یہ تیر کھانیکی کیا خوب تھی ادا اصغر
کہ تیری موت کو بھی تجھ پر پیار آتا ہے

بنا ہے شمع امامت کا حُر جو پروانہ
سوئے حسینؑ وہ دیوانہ وار آتا ہے

یہ ماں کا حال ہوا ہے فراقِ اصغر میں
نہ ایک پل کسی پہلو قرار آتا ہے

تمارے عزم کا انصارِ شاہ کیا کہنا
جو رن کو جاتا ہے ہوکر نثار آتا ہے

پدر کے ہاتھوں پہ اُمت کے بخشوانیکو
عجیب شوق سے اِک شیر خوار آتا ہے

غم حسینؑ میں جو دل کو بے قراری ہے
سلیم مجھ کو اِسی میں قرار آتا ہے

maablib.org

مرزا غلام حسین سلیم